# صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 19 جون 2003ء بمطابق 18 ربیع الثانی 1424 ہجری صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ O هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ O هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ۔

(ترجمہ): وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سلامتی امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا۔ خدا ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔ وہی خدا (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد واختراع کرنے والا صورتیں بنانے والا اس کے سب اچھے سے اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ صدق اللہ العظیم۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ رفعت حسین: پوائنٹ آف آرڈر۔ ہے

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: زه سر!یو اہم خبره کول غواړم جی۔پرون په کرک کښې دا تخت نصرتی کښې طاہر اعظم دے جی، د تخت نصرتی ناظم دے جی د ملک ظفر اعظم ورور دے، نو هغه سره پولیس والا جهړپ کړے دے هغه سره ئے انتهائی بدتمیزی کړې ده دهغه ئے ډیره بے عزتی کړیده۔نو مونږه په فلور باندې دا خبره کول غواړو چې د دې پولیس ګردئ مذمت کوو سر مونږ دا وایو چې ددوئ خلاف د فوراً کارروائی اوکړے شی۔مونږه د دې پولیس ګردئ مکمل مذمت کوو چې دوئ دے معزز خلقو سره،چې دهغوې بے عزتی کوی هغوئ ہراسان کوی جی۔نو د دې مونږه مذمت کوو جی۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: دا ډیره افسوسناکه خبره ده۔لاء مسنتر چې هغه ذمه واره سړے دے،دهغه رور سره داسې زیاتے کیدے شی نو بیا خو یو عام سړے خو به چرته پاتے کیږی بیا دوئ خبره اوکړه چې حکومت نو لاء منسټر خو پخپله حکومت دے۔پکار دا دے چې Immediately هغې خلاف ایکشن واغستې شی۔

جناب سپیکر: جی۔

سید مرید کاظم: جناب سپیکر صاحب! د ډیهم جی۔

جناب سپیکر: پلیز۔

محترمہ رفعت حسین: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

جناب سپیکر: کیا کہنا چاہتی ہیں آپ؟

محترمہ رفعت حسین: سر! میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں،اب آپ، مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت حسین: ایبٹ آباد کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ اتنا سنگین کل وہاں پر سانحہ ہوا ہے اور جو تمام لوگوں کے علم میں بھی ہوگا۔اس کے بارے میں میں اس ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ وہاں پر پولیس کی ایسی افسوسناک کارکردگی ہے کہ ایبٹ آباد پورادن باقی علاقوں سے بالکل کٹارہا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اتناوسیع سکوپ آرہاہے کٹ موشنزاور General Discussion on Budget-----

محترمہ رفعت حسین: سر! تین دن سے راستے بند ہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! ایبٹ آباد پر تھوڑی سی ہمیں بات کرنے کی اجازت دی جائے۔یہ بالکل درست کہہ رہی ہیں سر۔یہ آج کا اخبار ہے جی اور ایبٹ آباد میں لا قانونیت کی یہ صورتحال ہے کہ پچھلی چوبیس گھنٹے سے ٹریفک جام تھی اور آج صبح تین بجے جاکر وہ ٹریفک کھل سکی ہے۔وہاں پر ایک ڈاکٹر کا بہیمانہ قتل ہوا ہے جی اور پولیس جو ہے،اس میں بالکل وہاں پر ناکام رہی ہے۔ڈسٹرکٹ پولیس ایڈمنسٹریشن جی وہ ان کے ساتھ وہانپر نہ کوئی ڈائیلاگ کرسکے۔اور نہ اس معاملے میں کچھ اور پیشقدمی ہوئی ہے اور سر اس کا جو سب سے افسوسناک پہلو ہے۔وہ یہ ہے کہ میرا وہ اپنا شہر ہے،میری وہ Constituency ہے اور جس رات یہ واقعہ ہوا۔میں وہاں شہر میں موجود تھا لیکن پولیس نے مجھے اطلاع دینے کی زحمت گوارا نہیں کی اور کل جب میں پشاور آگیا ایک میٹنگ کے سلسلے میں تو مجھے یہاں اطلاع ملی کہ ایبٹ آباد میں رات تین بجے سے ٹریفک جام ہے اور.Police is badly failed there تو میری یہ گزارش ہے کہ اس قسم کی اگر لا قانونیت ہو اور ایبٹ آباد جیسے شہر میں،جو کہ پورے صوبے میں ایک ماڈل سٹی ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بات سمجھ میں آگئی ہے اور یہ بچارے سردار صاحب بھی میرے خیال میں دس منٹ سے کھڑے ہیں۔جناب سردار عنایت اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

سردار عنایت اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور اس کے ساتھ ساتھ میں تمام اراکین اسمبلی کا بھی مشکور ہوں۔کہ میری بہن کی وفات پر آپ نے اجتماعی اور انفرادی طور پر مجھے پیغامات بھیجے۔مجھے اس سے بڑی تقویت ملی۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس بلند اخلاقی پر جزائے خیر دے اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری شکایت پر آپ سب نے مہربانی

کرکے، کسٹم والوں نے جو بدسلوکی کی تھی اور اس کے خلاف قرار داد پاس کرکے نہ صرف مجھ پر احسان کیا بلکہ ایک ایسا راستہ دکھایا کہ سارے صوبے کا سر اونچا ہو گیا۔اس فریق مخالف نے اس معزز ایوان کے اراکین کے Through، ملک ظفر اعظم صاحب یا ظاہر شاہ صاحب یا اسی طرح اور صاحبان نے بھی کیا تھا۔ تو میں نے انہیں کہا تھا کہ جہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ تو ہاؤس کی پراپرٹی ہے۔ میں تو روتا ہوا اس ہاؤس کے آگے آیا تھا اور انہوں نے مجھے سپورٹ کیا ہے۔جب تک ان کی میں اجازت نہ لے لوں اسوقت تک میں اپنے طور پر یہ راضی نامہ نہیں کر سکتا۔ تو میں آپ سے اور آپ کی توسط سے ان معزز اراکین سے یہ اجازت چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہماری تسلی کر دی ہے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ وہ بدنیتی سے نہیں کہا ہے۔آپ اگر اجازت دیں تو اسے پھر چھوڑ دیں یہیں میری عرض ہے۔

جناب سپیکر: Withdrawn کریں آپ کی بات اس ہاؤس کے معزز اراکین سمجھ گئے ہوں گے یہ پریولیج موشن انہوں نے کسٹم عملے کے خلاف Move کی تھی سردار صاحب نے یہ فرمایا کہ چونکہ وہ میرے پاس آئے ہیں۔اور میری تسلی کرائی ہے لہذا اگر ہاؤس اجازت دے تو اس کو میں واپس لینا چاہتا ہوں۔

Is it the desire of the House that Sardar Inayatullah Khan Gandapur, may be allowed to withdraw his privilege motion?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: - Privilege motion is withdrawn.

محترمہ رفعت حسین: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم: شکریہ جناب، سپیکر صاحب! میں وقار چمکنی صاحب کی حمایت کرتا ہوں، کہ جی بہت زیادتی ہوئی ہے۔ایک مسنسٹر کے بھائی کے ساتھ۔اگر ایک منسٹر کا بھائی اس حکومت میں محفوظ نہیں ہے تو پھر ہمارا اور عام پبلک کا کیا حشر ہو گا؟ تو پولیس کا جو یہ رویہ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔اور یہ عوام کیلئے ایک بہت کھلا چیلنج ہے۔جی اور میں اب حکومت سے کہتا ہوں کہ کم از کم اس پر اور دوسرا سر میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد میں آپ کو دعوت دوں گا بجٹ سپیچ پر۔جی۔سراج الحق صاحب

سید مرید کاظم: نہیں نہیں سر۔
جناب سپیکر: نہیں اس کے بعد۔
سید مرید کاظم: ایک منٹ، ایک منٹ جی میں وضاحت کرتا ہوں کہ سر، ہم اپوزیشن کے ارکان اس لئے اس بجٹ اجلاس میں آپ کے ساتھ احتجاجاً حصہ لے رہے ھیں، کیونکہ ہمارا ایک بہت Genuine point تھا کہ آپ سے، ہم نے ایک بات پر رولنگ مانگی تھی جو نہیں دی گئی۔ وہ پھر مانگیں گے انشاءاللہ، اس پر غور کریں گے اور اس اجلاس کو ہم اس لئے اٹینڈ کر رہے ھیں کہ مرکز میں لوگوں نے اپنے حلقوں کیلئے اپنے لئے کچھ نہیں کیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس اجلاس میں آئیں۔
جناب سپیکر: آپ کو موقع دیا جائے گا۔ جناب سراج الحق صاحب۔
میاں نثار گل: جناب سپیکر، څمونږ د کرک مسئله ده، دے باندې که ماته یو منټ را کړئ۔
جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! سر۔
جناب سپیکر: پلیز، قلندر خان لودھی صاحب۔ سراج الحق صاحب۔ جی۔
جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! مسائل بہت ہیں، میں اس وقت صرف وقار چمکنی صاحب اور مرید کاظم صاحب نے جس پوائنٹ کی طرف اشارہ کیا ہے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: اور ایبٹ آباد میں جو واقعہ ہوا ہے۔
سینیئر وزیر خزانہ: اور ایبٹ آباد کے بارے میں بھی عرض کروں گا کہ کل کا سب سے زیادہ توجہ طلب جو مسئلہ تھا، وہ ایبٹ آباد کا رہا۔ ایبٹ آباد میں واقع گزشتہ سے پیوستہ رات تقریباً ساڑھے نو یا دس بجے ہوا ہے اور اس کی اطلاع پھر دو بجے وزیر اعلیٰ صاحب کو پہنچی ہے اور پھر ساری رات وزیر اعلیٰ صاحب نے خود اس کی نگرانی کی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہاں ایک ڈاکٹر کو ایک شخص نے رات کے دس بجے گولی مار کر قتل کیا ہے۔ اور اس کے بعد وہاں کے ڈاکٹرز، اور سکولز اور کالجز کے طلباء نے سڑک کو بند کیا ہے اور کل تقریباً سارا دن ھم اسی میں مصروف رہے۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ آدمی فوراً فرار ھو گیا ہے اور پھر عام لوگوں نے اس کا گھر بھی جلایا ہے اور سڑک بند کرنے کے بعد ان لوگوں نے مطالبات پیش کئے کہ چونکہ ان کی شکایت تھی

وہاں کے تھانیدار سے اور ہاں کے ڈی اس پی سے کہ انہوں نے فوراً ایف آئی آر درج نہیں کی اور ایکشن نہیں لیا اور اس کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کے بارے میں فیصلہ کیا اور ایک کو تو معطل کیا اور ڈی اس پی کو ٹرانسفر کیا اور پھر کیس کو سپیشل کورٹ کے حوالے کیا ہے۔ اور پھر رات ہمارے دو وزراء، سردار ادریس صاحب اور عنایت اللہ خان صاحب، دونوں گئے ھیں۔ انہوں نے ساری رات وہاں بیٹھ کر لوگوں سے مذاکرات کئے ھیں اور آج تین بجے رات کو وہ راستہ دوبارہ کھل گیا ہے بہر حال یہ ایک افسوسناک واقعہ ہے اور کوئی Pre-plan تو نہیں لگتا لیکن ایک آدمی کے ذھن میں یا اس کے خیال میں اسی وقت شاید فتور آیا ہو یہ تو تحقیقات کا حکم حکومت نے دیا ہے۔ اور ساری تحقیقات مکمل ہونے کے بعد انشاءاللہ اگر ہاؤس چاھے تو ہم ہاؤس میں بھی پیش کریں گے۔ اور جہاں تک خالد وقار چمکنی صاحب کی بات ہے تو یہ ایسی بات ہے کہ پولیس کی طرف سے ایک انصاف کا پہلو بھی اس میں ہے کہ وہ نہ عام آدمی کو بخشتی ہے اور نہ وزیر کے بھائی کو بخشتی ہے۔ اور اس میں بھی بات یہ ہے۔ کہ مجھے صبح اطلاع ملی ہے تو تھانیدار صاحب کو وہاں سے انہوں ٹرانسفر کیا ہے۔ ظفر اعظم صاحب نے خود وہاں کی نگرانی کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کو قانون کے مطابق چلنا چاہئے۔ خواہ ان کا کسی عام آدمی کے ساتھ تعلق ہو یا کسی منسٹر کے ساتھ ہو اور اس طرح کوئی خصوصیت نہیں ہے کہ اگر ایک معاملہ پولیس کا وزیر کے ساتھ پڑ جائے یا وزیر کے بھائی کے ساتھ پڑ جائے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ منتخب افراد، ممبران اسمبلی اور دوسرے جو منتخب افراد ھیں، ان کو عزت دینی چاہئے۔ پولیس کو عام شہریوں کے ساتھ معاملات کو حکمت کے ساتھ ڈیل کرنا چاہئے۔ بہر حال انشاءاللہ ہم اس تمام معاملے کی تحقیق کرائیں گے۔ اور اگر واقعی انہوں نے محترم ظفر اعظم صاحب کے بھائی کے ساتھ جو کہ خود ناظم ہیں، زیادتی کی ہے تو اس پر ہم کارروائی کریں گے۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: زمونږ وزیر صاحب خو ډیرے ښے خبرے اوکړے خو یوه خبره دوئ اوکړه چې مونږ ټولو سره انصاف کوو۔Even دا منسټر رور چې دے، هغه هم او چې ناظم وی، هر شوک دی او بیا ورسره دوی دا اوئیل چې مونږه هغه وختے تهانیدار ټرانسفر هم کړو۔نو بیا دواړه خبرے خو یو ځائے نه شی چلیدے۔هغه

تھانیدار بیا تھیک کار کوی نو بیا هغه ولے ټرانسفر شوې دے ؟ که غلط کارئے کړیدے نو بیا مطلب دادے چې دا هغه ولے غلط کار کړیدے ؟ نو دواړه خبرے یو بل سره Contradiction کښې نه دی ؟ دا مونږ ته د.....

(تالیاں)

سینیئر وزیر خزانہ: یعنی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس کا جو رویہ ہے، جو قابل اصلاح ہے۔ان کی شکایت سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ سب کے ساتھ یکساں رویہ رکھتے ہیں۔اگر زیادتی کرتے ہیں تو بھی سب کے ساتھ کرتے ہیں، اگر انصاف کرتے ہیں تو سب کے ساتھ کرتے ہیں۔تو یہ پولیس کے رویئے کا ایک مثبت پہلو ہے۔ لیکن Specific اس واقع کے بارے میں اگر انہوں نے زیادتی کی بھی ہے تو اس پر ان شاءاللہ ہم تحقیقات کر کے ایکشن لیں گے۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔جناب ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔جناب محمد ارشد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔ محترمہ منیبہ افسر الملک صاحبہ ایم پی اے، آج سے اختتام اجلاس تک، جناب عبداللہ بنگش صاحب، ایم پی اے، آج اور کل کے لئے۔بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Is it desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried).

Mr. Speaker:- Leave is granted.

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! یوه دعا به د ملک معراج خالد په حق کښې، کوم چې نګران وزیراعظم هم او دقامی اسمبلئ سپیکر هم پاتے شوې دے، اوکړو اؤ بل زمونږه د دې هاؤس یو زوړ ممبر محبت علی ظفر صاحب، سابق صوبائی وزیر هم وفات شوې دے نو که په یو ځائے د هغوې دپاره دعائے مغفرت اوکړو۔

جناب سپیکر: مولانا عبدالرزاق صاحب! دعائے مغفرت فرمائیں۔مرحومین کے حق میں ڈاکٹر صاحب اور سب مرحومین کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

## سالانہ بجٹ برائے مالی سال 04-2003ء پر عام بحث

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ صوبائی اسمبلی کے قواعد، 1988 کے قاعدہ 142 ذیلی قاعدہ (3) کے مطابق نئے بجٹ پر عمومی بحث کے لئے ہر پارلیمانی لیڈر کو پندرہ منٹ کا وقت دیتا ہوں اور ہر معزز رکن اسمبلی دس منٹ کا وقت دیتا ہوں۔ وقت کی پابندی اس لئے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ معزز اراکین کو بجٹ پر بحث میں حصہ لینے کا موقع فراہم ہو سکے تو Who will be the opener, Bashir Ahmed Bilour Sahib, please.

جناب بشیر احمد بلور: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیر مشکور یو د بجټ د بحث دپاره تاسو دومره ډیر ټائم ستالے دے چې ډبل سیشن هم کیږی۔ په دے کښې به زما خیال دے دومره خبرے هم اوکړے شی۔ ټائم هم تاسو داسې ورکړو چې پندره منټ اؤ بیس منټ، نو کوشش به کوؤ چې زر ترزره خبرے ختمے کړو۔ سپیکر صاحب! د دې بجټ په باره کښې سړے څه اووائی؟ دے ته خو به زه بالکل فاضل بجټ اووایمه۔ چې 4ارب اؤ34کروړ چې دی، نو دا Excess بجټ دے اؤ د دې سره تاسو دا اوګورئ چې 17بلین دوی ساتلی دی د دې دپاره چې مونږ ته به دهائیډل پاور نه Income راځی200ملین روپۍ دوئ ساتلی دی چې مونږ ته به د ګیس نه پیسے راځی، نو دا دواړه مدونه داسې دی چې د دې نه پیسے دوئ ته نه راځی۔ نو زه دا په دعویٰ سره وایمه چې دا 51بلین بجټ نو دا 39بلین بجټ دے ولے چې هغه 11بلین ترے اوباسئ نو دا 39بلین بجټ راځی۔ یوه داشوه۔ بله داچې دوئ داوائی چې دا Excess بجټ دے۔ نو دا 8 Billion rupees چې دی۔ نو دا Deficit بجټ دے۔ نو دا Excess بجټ نه دے۔ نو په دے کښې د اے ډی پی پروګرامونه نه دی، Annual Development Programmers نه دی۔ دا دچیف منسټر او د منسټرانو صاحبانو Development Programmers دی تاسو اوګورئ چې سکولونه، نو زمونږه ایجوکیشن منسټر صاحب سره هم ټولے علاقے دی۔ Even ستاسو بونیر هم Ignore شوے دے۔ خو ټول دیر، ډیره اسماعیل خان او دا دبنوں بجټ دے۔ په ډیرو، کښې زمونږه یو مولانا صاحب دے، زمونږه هم مشر دے۔ د دیر زمونږه هغه

فنانس منسٹر دے او چیف منسٹر صاحب د بنوں دے۔نو دا ټولے پیسے چې دی نو دا په اے ډی پی کښې نه دی۔نو دا د منسٹر اؤ د چیف منسټر Development Programme دے۔تاسو په دے کښې اوګورئ په هغې کښې د چیف منسټر 250 Directives دی۔تاسو خالی روستو تاریخ هم اوګورئ نو په دے کښې کله هم د50او د60نه زیات Directives نه وی،دا Directives 250 دی۔اؤ د دوی Directives چې کوم دی نو په هغې کښې ئے پیسے ساتلی دی۔نو پانچ لاکھ روپئ او دس لاکھ روپئ،نو پانچ لاکھ او دس لاکھ روپئ دا سې دی چې په دے باندې به هیڅ کار هم نه کیږی۔دا صرف هغه Saving د پاره چې پانچ لاکھ روپئ چې کوم دی،نو هغه به ئے هر یو ډائریکٹر ته ورکړے دی۔نو هغه هم د غه شان بل حکومت به راځی او بل کال به راځی د اربونو روپو یو پراجیکټ دے چې په هغې کښې تاسو پانچ لاکھ روپئ ورکړئ نو هغه خو اوشوه۔چې چیف منسټر صاحب پخپله Commitment اوکړو خو نه هغه به سر ته رسی او کروړونو روپئ به په دے باندې ضائع شی۔سپیکر صاحب!ترقیاتی بجټ چې دے،دوئی 14ارب اؤ 69کروړ Rupees ساتلے دی او په دے کښې بیا چې کوم Deficit دی نو هغه 11 ارب 92کروړ Deficit دی نو مطلب دا دے چې په دے بجټ کښې چې کوم نورپینشن،کومے تنخواه ګانے،کومے Salaries دی نو هغه دوئ نه شی کمولے۔خو چې پیسے نه راځی نو چرته کښې به کټ لګوی ؟نو ټول ډیویلپمنټ بجټ نه به کټ لګوی او په ډیویلپمنټ بجټ،خالی تاسو دایجوکیشن ته اوګورئ،مونږه وائیو چې *"گھر گھر تعلیم لائیں گے،لوگوں کو تعلیم دیں گے"*۔څومره ایجوکیشن سکولونه دی؟نو 47سکولونه په دے بجټ کښې راغلې دی چې مونږه به دا جوړؤو،نو47پرائمری سکولونه چې دی نو دا ټول ډسټرکټس د پاره، زما خیال دے 26ډسټرکټس دی نو په یو ډسټرکټس کښې دوه سکولونه به نه وی،ماشومانو ته به سبق چرته کښې زیات اوښودلے شی؟دوئ وائی چې صحت کښې مو ډیر لوئے کار اوکړو چې مونږه به خلقو ته Medical facilities ډیر عام کوؤ نو تپوس کوؤ چې په دے کښې یو ډسپنسری نوے نشته، یوه BHU نوے نشته،یوهسپتال هم نوے نشته۔د زړو هسپتالونو Up gradation دے چې هغه د منسټرانو صاحبانو خپلو خپلو مختلفو حلقو کښې دی نو هغه Upgrade شوې

دی په دے کښې تاسو اوګوری جی چې په دے کښې2ارب74کروړ روپۍ دایجوکیشن دپاره دی،2ارب،52کروړ روپۍ چې دی نو داد صحت دپاره دی۔ نو کوم وخت کښې داکټ چې به لګی نو تاسو سره خو ټول بجټ2ارب74کروړ روپۍ دا ټول ډیویلپمنټ ته،نو آیا دا تاسو کوم ځائے کښې به ډیویلپمنټ کوئی؟په کوم مد کښې به دا پیسے ورکوئ؟نو دا بجټ بالکل داسې بجټ دے چې په دے زه نه پوهیږم چې دازمونږه فنانس منسټر صاحب دا صوبه به څنګه چلوی؟Recovery charges 15%زیات شوی دی،وائی چې Tax free budget دے۔users charges 25%زیات شوی دی نو دوئ وائی چې دا به مونږهCollection زیات کوؤ نو دچانه به کوؤ؟د دې عوامونه به کوؤ۔د دېعوامو نه به کوؤ،د دې خلقو نه به کوو۔مخکښې دا خلق د دې خپلو دے ټیکسونو نه تباه اؤ بدحال دی۔ګیس او بجلئ بلونه زیات او بله پرے د ټولونه لویه خبره،زمونږه دلته کښې یو قرارداد پاس شوې وو چې مونږه به دا پرائیوټ هاوسز چې دی او دا پرائیویټ کارز چې دی نو هغه د اسلامی نظریاتی کونسل فیصله ده چې په هغې باندې به ټیکس نه اخلو خو دهغې باره کښې په دے کښې هیڅ هم نشته۔نه ئے دا وائیلی دی چې دا خو قرارداد دې خو دا قرارداد دې دپارهDelay کوئ تاسو ته مونږه څوځله خواست کړے دے چې زمونږه هغه پریویلج موشن راولئ،تاسو نه راولئ،چې ولے؟چې شپږ میاشتے تیرے شی نو تاسو به اووایئ چې دا خوLaps شو۔سپیکر صاحب!دا بالکل ظلم دے او د دې عوامو سره ظلم دے۔دوئ وائی چې15%په تنخواه او په پینشن کښې اضافه شوې ده۔نو15%تنخواه،نوهغه Basic ده،نوRunning pay نه ده چېRunning Pay وی نو په هغې کښې بیا هم څه فائده رسیBasic pay چې ده نو چې کوم سړے نوکرشوې دے نو دهغه پهBasic pay باندې15%۔نو داداسې ده،ډیرزیات معمولی ده۔تاسو پخپله اووائیل چې ریټونه چرته لاړل۔دا مهنګائی چرته کښې اورسیده۔اؤمونږه15%نو هغهBasic pay ده که داRunning pay وه نو بیا هم ټهیک وه۔سپیکر صاحب!دا صفحه نمبر27تاسو اوګورئ جی۔

<u>جناب خالد وقار ایڈوکیټ:</u> دا په کوم کتاب کښې دے۔

جناب بشیر احمد بلور: دا کوم Speech چې دوی کړے دے۔"پشاور صوبے کا دل ہے۔اس کی ترقی صوبے کی ترقی کی علامت ہے، لہذا سالانہ ترقیاتی پروگرام تین جاری اور دو نئے منصوبوں کے لئے 75 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جن کے تحت نئے مالی سال میں جاری منصوبوں کی مد میں حیات ایوینو سے تہکال تک اور ورسک روڈ سے جی ٹی روڈ تک بارہ کلو میٹر سڑک کی تعمیر کی جائے گی"۔دا جی هغه رنګ روډ والا دے۔د دوئ خو دا Commitment ووکه "پشاور کو پھولوں کا شہر بنائیں گے"په هغېCommitment کښې دا دی چې دا رنګ روډ چې دے نو دا Already جاری منصوبه ده۔په هغې باندې به دوئ خرچې کوی او بل ډیر لوئے اهم احسان چې کوم په پېښور باندې شوې دے۔وائی چې "سورے پل فیز(2) کا کام شروع ہوگیا"او کار پرے لګیا دے ،د دې هغه هم Ongoing منصوبه ده او ډیره مهربانی چې کومه دوئی کړې ده۔نئے منصوبہ "باڑہ سے چارسدہ روڈ رنگ روڈ پر لائٹس لگائی جائیں گی "۔دا لائٹس لگائی جائیں گی۔دا خو منصوبه نه ده دا خو دا Services دی۔داServices خو د کارپوریشن او ټاون کمیټۍ کار دے۔ په دے کښې څه ډیویلپمنټ دے چې تاسو به لائټس او لګوئ؟په هغې باندې۔ماته یو دے کښې منصوبه دوئ نه ده راکړے چې مونږه دے پېښور دپاره به نوے منصوبه ورکوؤ۔نو دوئ پخپله وائی چې "پشاور جو ہے"وہ صوبے کا دل ہے"۔سپیکر صاحب،په دے کښې دوئ لیکلی دی چې "پن بجلی کے چھوٹے منصوبے،معدنیات کی ترقی" صفحه نمبر 4 کښې دوئی دا لیکلی دی،زه تپوس کوم چې دوئ د ماته اوښائی چې معدنیات کی ترقی او د دې بجلئ په منصوبو باندې دوئ څومره پیسے مختص کړی دی؟د بجلئ په یو ډیم باندې اربونه روپئ لګی نو د دوی ټول ډیویلپمنټ چې دے نو Two Billion Rupees پورے پاتے کیږی نو په دے کښې دا ایجوکیشن،هیلته به کوی او که دا د بجلئ منصوبے او ډیم به دوی جوړوی؟۔خدائے دپاره ستاسو نه خو دا Expect کوؤ،زمونږه غوندې ګنهګار خلق چې خبره کوی،دروغ هم وائی نو خیر دے خو تاسو خو داسې مه وایئ چې ستاسو خلقو ته Face saving دپاره،دیو ډیم تاسو همFeasibility نه شئ جوړولے۔مونږه ته د دوئ اوښائی چې کوم نوے ډیمونه به دوئ شروع کوی؟هلته کښې د ډیمونو دپاره دوئ څومره پیسے مختص کړی

دی ؟فرنٹیئر کالج کو یونیورسٹی کادرجہ دے دیا گیا کیونکہ ہم Ladies University بنانا چاہتے ہیں د هر یو څیز دپاره یوهCriteria وی، مونږه دلته کښې وایوچې "پارلیمنٹ کا اجلاس صوبائی اسمبلی میں کیا جائے گا"۔چرته کښې ئے گنجائش ئے شته؟فنټیئر کاج زما خیال دے د نن نه40 کاله50 کاله او شو چې مونږه ماشومان وو چې دا فرنټیئر کالج جوړ دے هغه به مونږه یونیورسټی کړو چرته کښې به، څنګه به کوؤ په هغې کښې دومره ګنجائش چرته کښې دے؟هغه دومره لوئے دے چې هغه د یونیورسټی دپاره خو تاسو ته پته ده، دهغې دپاره خو پوره یوه دنیا غواړی۔دا صرف خلقو ته د ښودلو دپاره چې مونږه اسلامی یونیورسټی جوړه کړه۔خو داټول هسېFace serving څنګه چې مامخکښې عرض اوکړو، "گرلز میڈیکل کالج کے لئے"،ګرلز میډیکل کالج به جوړوؤ۔په ګرلز میډیکل باندې څومره خرچې راځی؟تپوس کومه چې دهغې دپاره دوئ څومره پیسے مختص کړی دی او هغه پیسے به چرته نه راځی چې دوی به کالج جوړه وی؟سپیکر صاحب!خواتین کے قرضوں میں۔په دے کښې لیکلی دی۔چې مونږه خواتین ته قرضے به ورکوؤ۔په دے باره نمبر کښې،دخیبر بینک نه پیسے راځی،تپوس کومه چې په هغې باندې به څومرهInterestاخلی؟Interest پکښې نشته۔او مونږ به قرضه ورکوؤ۔دInterest هغه مارک اپ ئے لیکلی دی څنګه چې دهغې زوړ حکومتونو طریقه ده چې"سود کا مارک اپ لکھ دیں تو وہ سود ختم ہو جائے گا۔"داخبرے تاسو سره ښه نه ښکاری چې دے خپل کتاب په صفحه نمبرباره باندې لیکلی دی۔تاسو ئے اوګورئ جی۔"شیڈو سے قرض حاصل کیا گیا۔حکومت کے اس اقدام سے صوبوں کو رواں مالی سال844 ملین روپے مارک اپ کی مد میں بچت ہوئی"۔مارک اپ نه، سود کی مد میں بچت ہوئی"۔جبکہ اگلے سالوں میں ایک بلین روپے سالانہ بچت کا اندازہ ہے۔ہماری حکومت نے ورلڈ بینک کے پروگرام پر غور کیا اور اس کو جاری رکھنے کی تائید کی چونکہ یہ پروگرام صوبے کے عوام کے مفاد میں تھا۔زه یو تپوس کومه چې د سود په باره کښې مابار بار په دے ځائے کښې وائیلی دی، په دے فلور آف دی ہاؤس مے وائیلی دی،دسود په باره کښې صفا په قرآن کښې راغلی دی چې دا خدائے سره او

رسولﷺ سره جنگ دے۔دوئ وائی چې مونږ بتدریج دا سود به ختموو۔خدائے مه کړه۔په قرآن کښې ترمیم څوک نه شی کولے خو وائی چې حکم دے او دهغې حکم تعمیل کول غواړي۔بتدریج به ئے ختموؤ۔بتدریج خو پکښې نشته دا بیا قرآن سره او اسلام سره نعوذ باالله یو مذاق غوندے ښکاری چې دوئ دا خبرے کوی۔ سپیکر صاحب په دے بجټ کښې چرته داسې نشته چې د کومو زمیندارو چې زمکے نه وی، هغوې ته د زمکے ورکړی۔سرکاری زمکے ډیرے دی په دے بجټ کښې هیڅ نشته۔په دے بجټ تقریر کښې نشته۔په دے کښې هیڅ داسې نشته۔چې د غریبانو دپاره ئے پلاټونه مختص کړی دی۔پنجاب چې مونږه ورته وائیو چې یره دا خراب خلق دی اؤ ښه حکومت نه دے ، هغوې په خپل بجټ کښې د دې کسانو دپاره زمکے هم ورکړی دی۔ هغوې د غریبانو دپاره پلاټونه هم ورکړی دی۔خو زمونږه حکومت د ښخلقوسره هیڅ مهربانی نه ده کړے۔بدقسمتی دا ده چې دا ولے نه کیږی چې مونږه په دے څیز کښې لگیا یو۔مونږ وائیو چې پینټ چې دے نو هغه غیر شرعی دے او شلوار او قمیض چې دے نو دا قانونی طور باندې ټهیک دے او دا اسلامی دے۔په غیر شرعی خبرو کښې لگیا یو۔نو په دے وجه باندې مونږه نه په دے بجټ کښې هرڅه هیر دی۔سپیکر صاحب!زه تاسو ته دا عرض کومه۔چې دا پینټ چې دے په492 مذاهبو کښې شپږ بلین خلق پینټ استعمالوی،په492 مذاهبو کښې شپږ اربه خلق چې دی نو هغه پینټ استعمالوی او مونږه څه وائیو؟چې دا ټپوس کوؤ د ترکی پرائم منسټر چې راغلې وو،دایران وزیر خارجه او دایران د کونسل مشر چې پرون ئے پریزیډنټ سره هم ملاقات کړے دے او چیف منسټر سره هم،دا په هندوستان،برطانیه اور امریکه کښې دا ټول مسلمان نه دی؟هلته کښې هغوې پینټ اچوی،هغه ټول شرعی دی۔دا پینټ دچرته نه راغلې دے ؟دالږ تاسو ته عرض اوکړم۔دا شلوارچې دے نو دا چې سکندر چې دے برصغیر ته راغلې وو نو هغوې ځان سره دا شلوار راوړے وو نوهغه اسلامی شو۔دا کرته چې ده،داچې مونږه ئے اچؤو،داکرته چې ده نو دا دهندوانو کرته وه او هغې ته بیا د مغلو په دور کښې د کرتے شکل ورکړے شوې دے۔ نو هغه مونږه اسلامی گڼړو او د پینټ مونږ مخلافت کوؤ۔سپیکر صاحب!زما د دې وینا دا مطلب دے چې دوئ په Non issue باندې لگیا دی او

اصل Issues دوئ نه هیر دی۔ غلامی کی نشانیاں، زمونږه رونږه وائی چې دا پینټ چې دے، دا دغلامی نشانی ده، نو دا اسمبلی چا جوړه کړې وه؟ دا پاکستانی جوړ کړې ده؟ دا هم انګریزانو جوړه کړې وه۔ لیډی ریډنګ هسپتال چا جوړ کړے وو؟ دا ائرکنډیشنډ دے۔ دا چې مونږه په موټرو کښې ګرځو، بیا خو دا "غلاموں کی نشانیاں" ټولے ختم کړئ بیا خو نه بالکل ائرکنډیشنډ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب امانت شاہ: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: امانت شاه صاحب! دا بجټ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب امانت شاہ: یوه خبره کوم۔ پوائنټ آف آرډر، سر۔

(قطع کلامیاں)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! چیف منسټر صاحب او۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب امانت شاہ: صرف دا خبره کوم۔ زما دا دغه دے چې۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: امانت شاه صاحب د رولز کوم خلاف ورزی شوې زما ده؟

جناب امانت شاہ: د امام یوسف رحمة الله علیه دوخت نه دامسئله۔ (شور) هغوې چې کوم دے، راوستې ده۔ دا پوائنټ آف آرډر دے۔

جناب سپیکر: امانت شاه صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زه چې کومه خبره کوم په ریکارډ کوم۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب! په Solid اوپه Concrete تجاویزو باندې راشه۔

جناب بشیر احمد بلور: دا دغه چې دے، دا تجاویز دی۔

جناب امانت شاہ: زه دا وايم۔۔۔

جناب سپیکر: امانت شاه!پليز،پليز کښېنه۔

جناب بشیر احمد بلور: زه چې دوئ ته وايم،دا پورا ماسره ريکارډ شته تاسو چې کله غواړئ،زه به تاسو ته د اسمبلئ نه پس هم او مخکښې هم که ددوئ شوک راځی،زه به ورته اوښايم۔ليکلی ماسره کتابونه شته چې هغې کښې دا ليکلی دی۔زه دځان نه نه وايم۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز،پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپيکر صاحب!بدقسمتی دا ده چې ټول مونږ نوے خلق يو کنه۔بجټ کښې هر څه خبره کولے شے ،دے کښې هيڅ پابندی نشته۔

Mr. Speaker: It is a general discussion and general discussion, covers all the aspects.

تمام۔جی۔

جناب بشیر احمد بلور: دے دپاره دغه داسې نه وی۔زما د دې وينا مقصد دادے چېNon-issue باندې تاسو نه غور کوئ،ايشوز باندې تاسو غور کوئ،نه دغريبانو دپاره تاسو څه کوئ خو پتلون او قميص کښې تاسو۔۔

(قطع کلامی)

مولانا امان اللہ: جناب سپيکر!دوئ خو۔۔۔

Mr. Speaker: No interference at all. No interference, please.

مداخلت بالکل بند۔جی بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور : دوئی وائی چې په بجټ باندې خبره،نودا وايم چې څومره ماشومان به تعليم، ايجوکيشن حاصل کړی چې مونږ هغوې ته وايو چې تاسو پرتوګ اچوئ،پينټ مه اچوئ؟دے کښې به څومره فرق پريوځی؟۔آيا ايجوکيشن به زيات شی دے سره؟خلقوته به زيات مراعات ملاؤ شی دے سره؟څه به اوشی؟نو مقصد زما بنيادی دا دے چې دا نان ايشوز پريږدئ او ايشوز باندې ځان پوهه کړئ،په هغې باندې ايکشن واخلئ۔سپيکر صاحب!يورپ کښې يو

عام ټیکسی ډرائیور ته ددنیا هر یو مراعات حاصل دی۔که دلته ډیر مالداره سړے وی نو هغه ته هم هغه مراعات حاصل نه وی۔ویلفیئر سټیټ ورته وائی۔پکار داده چې تاسو ویلفیئر سټیټ دپاره کوشش اوکړئ۔اخوا زیات زور هغې کښې واچوئ او خپل په شپاړس زره روپئ تنخواه کمولو کښې خو زما خیال دے چې دلته نه بونیر پورې سپیکر صاحب،کال کښې لاړ شئ،دومره پیټرول ضائع کیږی۔تاسو پروګرام کښې نه ځئ خو که کله لاړشئ یا چیف منسټر صاحب دلته نه بنو پورې لاړ شی پروټوکول کښې نوشپاړس زره روپئ پیټرول په یو پروټوکول کښې خرچ کیږی نو دا خو هسې یو دا کول چې یره مونږ سوله هزار روپئ کړل،سوله هزار روپئ باندې څه کیږی؟دازمونږ په یو بجټ اجلاس باندې،لکهونه روپئ په یو اجلاس باندې لګی،په سوله هزار په هغې کښې هیڅ فرق نه پریوځی۔اصل خبرو ته ځان دغه کړئ چې مونږ ایجوکیشن دپاره څه کوؤ؟څومره پرائمری سکولونه مونږ به جوړوؤ؟څومره خلقو به مونږ ټپوس کوؤ؟څومره میډیسن به خلقو ته ورکوؤ؟چرته نه به روړو؟هغه مسائل راته مخامخ کړئ سپیکر صاحب،چې کوم دپاره کوم خلقو باندې مونږ دغه کوؤ چې پاکستان کے غریب، محروم،لاوارث مفلس اور بے یار ومدگار عوام اس تناظر امیں یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ۔

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

نو دواړو طرفو ته ددوئ دا حال دے نو مونږ به څه چل کوؤ۔سپیکر صاحب!خلافت عثمانیه وخت کښې،دا زه هسې تاسو ته د کفر او د اسلام خبره کوم،خلافت عثمانیه کښې نام نہاد شیخ الاسلام نے ترکی میں پرنٹنگ پریس اور میڈیکل کالج بھی کفر قرار دیکر بند کرادیئے تھے۔ماخو تاسوته اووئیل چې مجبوری ده کفر په سلطنت عثمانیه کښې علماء صاحبان هم په پرنټیګ پریس او په میډیکل کالج باندې فتویٰ ورکړه چې دا غیر اسلامی دی او هغه دواړه ئے بند کړی وو،دا ریکارډ دے د سلطنت عثمانیه په وخت کښې۔بیا لاوڈ سپیکر کے خلاف فتویٰ چاند کی تسخیر کا مذاق اڑانے

ولاذہنوں پر وہی عمل شروع کر دیا کہ اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔مونږ خو ډیر تقریرونه اوکړو ډیر شعله بیان تقریرونه اوکړو،مونږ به دا اوکړو،مونږ به آسمان او زمکے به دلته راولو،مونږ به روس ختم کړو۔مونږ به امریکه ختم کړو،مونږ به یورپ ختم کړو۔او مولیدل افغانستان کښې راغلو ناست دے،عراق ئے تباه کړو۔کشمیر کښې پرابلم جوړ دے چچنیا کښې پرابلم جوړ دے۔خدائے د پاره دا شعله بیانی دے سره عوام مشتعل کوئی مه۔خپل وسائل پورے،خپل امداد پورے،خپل حالاتو پورے اوګورئی او خپل حالاتو باندې عمل اوکړئ چې د خلقو غریبانو کاراوشی۔مونږ بس الشمس،البدر جوړو،بنګال کښې Interference کوؤ۔افغانستان کښې دعوت ورکړے شو چې امریکه راشه،عراق کښې دعوت ورکړے شو چې امریکه راشه۔اوس کوشش کوؤ چې پاکستان کښې هم امریکه راشی چې مونږ خواه مخواه تاته دعوت درکوؤ چې راشه مونږ نه دا نشی چلیدے نو داسې حالت مه جوړوئی چې مونږ خپل دپاره داورکوټے غوندې خدائے یو ملک راکړے دے چې دا ملک سنبهال کړو،دا به مونږه دپاره ډیره لویه خبره وی۔جاپان تاسو ته پته ده۔جاپان دومره لوئی ملک دے او دومره Inventions دی دهغې چې په دنیا کښې دومره اوس هم نشته۔دهغې دا فرسټ بلټ،پہلا بلٹ چې دے هغې تیارکړے وو جاپان،دهغې زلمے دومره تکړه وو چې هغه ګائیډر هغې کښې خپل جهازونو کښې راغلی دی او جهازونه ئے تباه کړی دی۔ خو ټیکنالوجی دومره اهم وه چې راغلل او دوه بمونه ئے اوغورځول۔ددنیا عظیم جنګ چې دے،دهغې ټول نقشه ئے الټاکړله او لاړو په آرام کښیناستو۔نن د ټیکنالوجی دنیا ده۔نن د عدم تشدد دنیا ده۔نن دخپل رورولئی دنیا ده۔نن په دنیا کښې دهغه باچا خان عدم تشدد فلسفه خلق استعمالوی۔خدائے دپاره دالشمس دالبدر،المرکز،الحرکت دا چې کوم دی کنه،په دے باندې لږ تسلی اوکړئ چې تاسو په جنګ باندې مسئلے حل نه کیږی،په سبوتاژ باندې مسئلے حل نه کیږی۔په جهګړو مسئلے حل نه کیږی۔مسئله به حل کیږی په وروولئ،عدم تشدد او مینه او په محبت او بیا زه تپوس کوم د خپل وزیر خزانه صاحب نه چې دوئ سائنس او ټیکنالوجی دپاره څومره پیسے مختص کړی دی؟دا څومره دغه دی،څومره دنیا کښې ایجادات

شوې دی نن صبا چې کوم Present لګیا دی،داڅوک چا کړی دی؟دا یورپ،امریکه،هغوې خلقو۔تپوس کوؤ چې هغوې له خدا پاک څه بل دماغ ورکړے دے دخدا فضل سره مونږه نه بنه نه دی،مونږ نه پوهه نه دی، مونږ نه زیات تجربه نه لری خو زمونږ بدقسمتی داده چې مونږ تخریب کارئ کښې لګیا یو،هغوې کنسټرکشن کښې او سوچ کښې او ټیکنالوجی او سائنس کښې لګیا دی مونږه او هغوې کښې فرق صرف دادے۔رسول اللہﷺ فرمائی کہ جن مسلمانوں کو حاکم بنایا گیا،ان کیلئے ایسا ہے جیسے کند چھری سے ذبح کیا گیا ہو،اوس د سوچ اوکړی دوئ،دازه نه وایم،رسول اللہﷺوائی چې جن مسلمانوں کو حاکم بنایا گیا ہے ان کو ایسا ہے جیسے کند چھری سے ذبح کیا گیا ہو لہ پھر وہ کون لوگ ہیں جو اقتدار کو لطف ونعمت سمجھتے ہیں؟ کیا وہ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں،کیا وہ کند چھری سے ذبح ہونے کے خواہاں ہیں تیار ہیں؟خاتم المرسلینﷺ یو قول دے قول کا مفہوم یہ ہے۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب ډیر په معذرت سره یو خو ټائم یعنی مطلب دادے چې پینځه مینټه پرے واوریدل۔زه دا وایمه چې یعنی صوبائی بجټ دے ،داسې Solid تجاویز په Relevant دغه۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب بشیر احمد بلور: هغه به هم کوؤ دا دے دپاره وایمه چې دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنه جی خو لږ۔ځکه چې خارجه پالیسئ ته دغه ته لاړ شی نو۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: دټائم خبره تاسو کوئ،دټائم خبره بالکل منم خو دادومره ټائم به زما داخپل ملګری به ماله ټول ټائم راکړی،بیا به تاسو څه کوئ؟دا هیڅ خبره نه ده۔دا ټول به ماله ټائم راکړی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: خاتم النبین رسولﷺ اسلام کے قول کا مفہوم ہے کہ ان کی امت میں جو گمنامی اور سادگی کی زندگی جیئں گے،وہ سب سے اچھے جیئں گے لیکن اقتدار،دولت اور مقبولیت کے آرزو نگاہوں کے خیرہ اور قلوب کو مختل کرتی ہے۔حب جاہ کے فتنے سے شاید ہی کوئی بچا ہو۔عجیب بات ہے

کہ زمونږ ایم ایم اے زمونږ ټول لیډران بچی، خوئیندے، میئندے، رشته داران، ټول ممبران، ایم این اے، ایم پی ایز دی او پیغمبرﷺ وائی چې کوشش اوکړئ چې تاسو دے حکومتونو نه ځان لرے ساتئ۔ تاسو په خپل سادګی باندې ژوند تیر کړئی۔ عمر بن عبدالعزیز واقعه ده جی چې کوم وخت پورے هغوې خلیفه نه وو نو هغوې ډیر شان وشوکت باندې ژوند تیرولو۔ بیا چې کوم وخت خلیفه شول۔ هغوې ډیر عام کس په شان باندې ژوند تیرولو۔ تپوس اوکړے شو چې ولے تاسو خو به ډیر شان او شوکت سره به ژوند تیرولو؟ وائی چې ما په دے چې زه وایم چې عام سړے چې څنګه ژوند تیروی چې د هغه څنګه کپړے وی، څنګه هغه ګرځی، هغه شانتے به زه ګرځم۔ نو مونږ تپوس کوؤ چې زمونږ حکومت او زمونږ اسلامی نظام والا خلق کوم طریقے سره اوسیږی او هغوې څنګه خپل کار کوی؟ سپیکر صاحب، دا پاکستان، زمونږ صوبه ډیره لرے ده د بندرګاه نه او مونږ ته ډیر لوئے تکلیف دے، دلته انډسټری نشته، دلته وسائل نشته، دلته مونږ سره نوکرئ نشته، زمونږ فنانس منسټر صاحب نهه(9) زره کسان استاذان صاحبان به بهرتی کړی، نو نهه زره کسان په دےخو مسئله نه حل کیږی۔ دے دپاره پکار دادی چې مونږ خپله زړه انډسټری چې کومه بند پرته ده، هغې باندې دلته مونږ وایو چې مونږ انډسټریل اسټیټ به، انډسټریل اسټیټ به نوے جوړوو۔ تپوس کوؤ چې دوه نوے چې کوم دا انډسټری اسټیټ جوړ شوې دی، داکروړونه، اربونه روپئ دحکومت لګیدلی دی، هغه هم بند پروت دے۔ نو دا نوے جوړولو باندې نوره پیسه ضائع کولوڅه ضرورت دے؟ ګدون امازئی اسټیټ اوګورئ، پیبنور اسټیټ اوګورئ، رسالپور اسټیټ اوګورئ، دا چې چرته جوړ شوې دی، هغه هم دغه شانتے بند پراته دی۔ زما دا هم ورسره خواست دے، زمونږ صوبه کښې دے وخت تقریباً درے سوه فلور ملونه بند پراته دی، هغې دپاره زه وایم چې څه کوشش اوکړی چې اوچلیږی چې خلقو ته روزګار ملاؤ شی۔ مخکښې د نواز شریف دور نه مخکښې دا به مرکزی حکومت ټولSubsidy په دے غنمو له ورکوله او هغه صوبے باندې به پریشر نه وو۔ چې کوم وخت شهباز شریف وزیر اعلیٰ شو، هغه سبسډی باندې زمونږ د صوبے ملونه به چلیدل او د پنجاب به بند وو۔ دوئ داسې چل اوکړو چې د پنجاب ملونو

د پاره هغوي خپل سبسډی کم کړه او چې د هغوي ملونه چالو شول نو زمونږ د صوبے ملونه بند کړے شول۔نو زه دا خواست کوم چې څمونږ وزیر اعلیٰ صاحب، زمونږ فنانس منسټر صاحب په دے باندې غور اوکړی چې دا زمونږ بے روز ګاری به څنګه ختمیږی؟څمونږ صوبه د خدائے فضل سره هیمشه زه وایم چې ډیر زیات مالداره یو خو بد قسمتی داده چې مونږ باندې د نورو خلقو لاس دے مونږ نه پریږدی۔مونږ د صوبائی حقوقو خبرے کولے نو چا نه منل۔نن زه ډیر فخر سره وایم چې زمونږه صوبائی خبرے چې دی،دا ټول منی۔خو یوه خبره چې یو خو پکښې شته چې کوم وخت د سینټ انتخابات وو او سینیټ کښې چې دوئ ته سیټ ملاؤ شو۔نو زمونږدصوبے سړے ئے سینیټر نه دے جوړ کړے،پروفیسر خورشید ئے سینټر جوړ کړے دے۔دا د صوبائی خود مختارئ د دوئ هغهActual خبره چې دوئ کړې ده، هغه دا ده۔بیا سینټ کښې چې لیډیز سیټ وو،څمونږه صوبے نه هغه دوئ فردوس کوثر صاحبه به څوک وی د لاهور،هغې ته ورکړے دے زمونږ صوبے ته ئے نه دے ورکړے۔

جناب سپیکر: د ایبټ آباد ده،ستاسو د اطلاع دپاره۔

جناب بشیر احمد بلور: هغه ماته پته ده ایبټ آباد کښې هغې یو کنال زمکه چرته اغستې ده خو اوسیږی نه دا خو خالی ماتاسوته اووئیل چې صحیح والا خبره دا دهPractically،تاسو ماته حلفیه دا خبره اوکړئ چې هغه زمونږ د صوبے ده؟نو کله به نه کوئ۔دا خو زه به هم هسې زمکه واخلم،یو کمره او هغې کښې به بورډ اولګوم چې زه هلته اوسیږم۔دلته المرکز کښې هم بورډ لګی،کله څومره موده هغه دلته اوسیدلے دے ،زه دا ،بنه هغه فردوس کوثر چې ده،هغه زمونږ د صوبے نه وه۔هغه سینیټ کښې۔۔۔

جناب سپیکر: زما په خیال عدالت پکښې فیصله کړې ده،ستاسو په علم کښې ده نو۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: نه هغه ما پخپله رټ پرے کړے وو هغه فیصله هغې باندې کوو۔

هغې باندې بیا خواه مخواه زمونږ Reservation شته (قہقہہ) خو دا وایم چې دادصوبائی خودمختارئ خبره کوم چې دوئ صوبائی خودمختاری وائی

خوActually عمل پرے نہ کوی۔ چې کوم وخت دسینیټ خبره وی نو بهر نه سړے ،دلیډیز خبره وی نو لاهور نه لیږی،نو لاهور نه ولے دلته دوئی سره څوک داسې لیږی نه وه چې هغوئی بیا دا کارکړے دے ،سائېډ ته به تلے وه،مفتی صاحب حکومت او ارباب سکندر خان وخت کښې مونږ دلته د ټول انډسټریل لسټ میټنګ غوښتې وو په ګورنر هاؤس کښې،ددنیا پاکستان،دټولو نه لوئے لوئے انډسټریل لسټ راغلې وو۔مونږ ورته دا اووئیل چې مونږ به تاسو دپاره د بجلئ ریټ کم کړو۔ بهټو صاحب،هغه وخت حکومت چې هر څوک وو،هغې ټک دواره زمونږه حکومتونه مات کړل په دے وجه چې یره دلته انډسټری به اولګی۔زمونږ بدقسمتی دا ده چې وسائل زمونږه دی او قبضه د هغوې ده۔اوس دا بجلی خالی تاسو واخلئ،دا ستره بلین زما رور داغه کړے دے نو ستره بلین چې دے نو298بلین ولے نه کوی چې کوم ټول زمونږه پیسے دی۔ ټولو باندې کلیم سائئ کنه، هغې سره تاسو په دے بجلئ،دنیا کښې زه دعوے سره وایم چې زما صوبه چې څومره مالداره ده،څومره وسائل چې زما د صوبے دی، دومره وسائل دپاکستان دیوے صوبے هم نشته۔خو بدقسمتی دا ده چې هغه صوبے کښې زمونږ اختیارمونږ ته نه ملاویږی تمباکوbillion Rupees 33چې دی،38بلین خالی د دې نیم نه زیات39بلین بجټ دے ددوئ ټول،هغې کښې38بلین چې دی زما خالی ایکسائز ته د تمباکو ځی۔زما بدقسمتی ستاسو دا اوګورئ زما د زمرد کان توان کوی۔دخلقو هغه لوټے ګټے چې دی،هغه هم تاوان نه کوی۔ ولے تاوان کوی؟چې دفتر ئے لاهور کښې دے۔اخراجات ئے ټول لاهور کښې کیږی او ټول پریشر چې دے ،هغه زما په کان باندې دے۔زما معدنیات دی۔زه ماربل دعوے سره وایم چې دنیا کښې چرته هم داسې ماربل نشته چې څنګه زما صوبه کښې دے۔زه تپوس کوم دخپل منسټر صاحب نه چې هغې دپاره تاسوڅومره پیسے مختص کړی دی چې دلته ماربل باندې کاراوشی او دا ترقی اوشی؟اصل کښې زما د ټولوخبرو مقصد دادے چې ایشوز باندې کوشش اوکړئ چېConcentration زیات کړئ او نان ایشوز باندې خدائے دپاره،او دا حکومت داسې مه بوځئ د مرکزی حکومت سره په جهګړو او بل حکومت سره په جهګړو،خپل خدائے پاک تاسو سره یو مهربانی اوکړه۔او دا

مہربانی ازموئی او دے کبنې دخلقو دا چې کومے تاسو وعدے کړی دی،"*ایک لاکھ لوگوں کو نوکریاں دیں گے*"۔چرته دی نوکرئ؟نه دا استاذان،په دے خو نه پوره کیږی۔"*پشاور کو پھولوں کا شہر بنائیں گے*"۔څه پکبنې لیکلی دی!خالی لائټونه به اولګوؤ په رنګ روډ باندې؟دا نوے منصوبه نه ده زما پیښور دپاره۔سپیکر صاحب!بیا زه داهم عرض کوم چې دا لوئے لوئے کمپنئ دی،دانیسلے کمپنی،د دې اوبه،د دې مشروبات،د دې دا بند ډبےپئ دا ټول افغانستان ته ځی۔تاسو ته زه داخواست کوم چې زما حکومت دے خالی افغانستان نه رپورټ واخلی،دے بارډر نه چې څومره سامان افغانستان ته ځی او چرته جوړیږی؟،ټول پنجاب کبنې جوړیږی دومره خود دوئ اوکړی چې داسټیشن د اولګوی چې هغه انډسټریز ټول چې دی، دے صوبه کبنې د اولګوی چې کوم انډسټری دے صوبه کبنې به وی نو هغه به افغانستان ته خپل پراډکټس چې دی،هغه به ایکسپورټ کوی۔نو ددنیا انډسټریز به زمونږه صوبه کبنې اولګی۔او که دلته انډسټری اولګی نو خواه مخواه به روزګار هم زیات شی۔دا زما ریکویسټ دے چې منسټر صاحب په دے غور اوکړی۔پټرولDe-regularize شوے دےد پټرول قیمت په کراچئ کبنې یو دے ،پنجاب کبنې بل دے ،سندھ کبنې بل دے او زما صوبه کبنې بل دے۔ولے چې کراچئ نه پټرول چې راځی نو هغهDe-regularize مطلب دادے چې هغې باندې څومره خرچې به کیږی نو هغه به مونږه نه اخلی۔مخکبنې به دا وه چې کراچئ کبنې به هم یو ریټ وو د پټرولو او دډیزلو،زمونږ صوبه کبنې به هم یو ریټ وو۔او چترال کبنې به هم یو ریټ وو او دیر او سوات کبنې به هم یو ریټ وو۔اوس هغه ریټونه چې دی هغه دوی ټول دے سره منسلک کړل هغهDe-regularization ورته وائی چې مونږDe-regularize کړل۔چې هر څومره خرچې کیږی،هغه خلق به پخپله ورکوی۔زه بیا داخواست کوم خپل منسټر صاحب ته چې دے د دااوائی چې زمونږ دا بجلی د همDe-regularize شی۔دا بجلیLosses چې دی،داولے مونږه نه بیا کټ کیږی؟مونږه نه دلته نه واخلی بیا چې هر چرته ځی څومرهLosses چې کیږی بیا پکار دی چې مرکزی حکومت یا هغه خلق چې کوم استعمالوی،هغه دهمDe-regularize شی چې هغه هم د دې ذمه داری ده۔چې زما پټرول ماباندېDe-regularize کړےماباندې پټرول ګران

خرڅوے نو پکار دے بجلی بیا هم تاسو ګرانه واخلی۔تاسو داFacilities اخلئ چې ستاسو بندرګاه سره نزدیک،تاسو ته پټرول په آسانه راشی نو ماته هم دا زما بیا داFacility زماAccept کړئ چې زما صوبه کښې چې کومه بجلی پیدا کیږی هغه د هم ماته ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: خلاصیږی نه؟

جناب بشیر احمد بلور: نه بس لږ ساعت۔سپیکر صاحب۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: آخری۔

جناب بشر احمد بلور: سپیکر صاحب!زه تاسو ته دا عرض کوم چې دا کوم زمونږه مسنټر صاحب دا بجټ پیش کړے دے ،ډیر زیات مواد ما سره شته خو تاسو بار بار خبره کوئ۔زه دا وایم چې دا بجټ بالکل،هیڅ دے کښې عوامو دپاره څه نشته،غریبانو دپاره څه نشته،ایجو کیشن کښې څه نشته،هیلتھ کښې څه نشته،دا چې کومFace saving دے ،دا ټولے پیسے چې دی، دادے دا اخراجات چې دی،دا تنخواه به دے نه شی کمولے ،پینشن به دے نه شی کمولے ،څومره کټ به لګوی،هغهDevelopment باندې به لګوی۔اوردا250 کومDirectives دی دیکښې چې کوم پانچ،پانچ لاکھ روپئ به وی،دا ټوله پیسه به ضائع کیږی۔نو په دے باندې زه خواست کوم چې دا د ایسار کړے شی او بیا آخر کښې به هم نور خو کمزوری خلق یو آخر کښې به دا وایم چې

تیرے دستور کو صبح بے نور کو

میں نہیں مانتا میں نہیں مانتا

جناب سپیکر: شکریہ Thank you جناب مولانا عصمت اللہ خان صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ (وزیر مال): نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔امابعد جناب سپیکر! میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر اپنی خیالات اس ہاؤس کے سامنے پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔جناب سپیکر! بجٹ اس صوبے کی ضروریات اور مسائل کو مد نظر رکھ کر وسائل کا ایک تخمینہ اور مجموعہ ہوا کرتا ہے۔جناب سپیکر! یہاں مجھ سے پہلے میرے فاضل ممبر ،بشیر احمد بلور صاحب نے جوارشادات فرمائے، یہ حق حقیقت

میں ہر ایک ممبر کا از روئے شرع اسلام کے حوالے سے بھی دیا ہوا ہے اور یہ ایک جمہوری حق بھی ہے۔جناب سپیکر! حضرت عمرؓ خطبہ دے رہے تھے تو ارشاد فرمایا کہ اگر میں سیدھا چلوں تو آپ میرے اطاعت کرینگے لیکن خدانہ کرے اگر مجھ میں کجی آجائے تو پھر؟ تو اسی مجمع میں سے ایک اعرابی اٹھتا ہے اور فرماتا ہے۔خدا کی قسم عمرؓ کی کجی کو ہم اپنی تلواروں کی دھار سے سیدھا کریں گے"۔تو میں مانتا ہوں یہ بات کہ اگر ہم آج کے دور میں تلوار تو استعمال نہیں کر سکتے لیکن زبان کی دھار سے اقتدار والوں کو سیدھا کرنے کا ہر ایک فاضل ممبر ہی نہیں بلکہ ہر ایک شہری حق رکھتا ہے۔آج میں حکومتی بنچز کی طرف سے،اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ ہر ایک فاضل ممبر کو یہ شریعت کا دیا ہوا حق ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہے لیکن جناب سپیکر، چند ایک باتوں میں اگر میں ان سے اختلاف رائے رکھوں تو شاید اختلاف رائے بھی کوئی جرم نہیں ہے۔جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے مجھ سے پہلے فرمایا کہ اس بجٹ میں دیر کے لئے ہے،اس بجٹ میں ڈی۔آئی۔خان کے لئے ہے،اس بجٹ میں بونیر کے لئے ہے۔اس بجٹ میں چارسدہ کے لئے ہے۔

<u>جناب بشر احمد بلور:</u> میں نے کہا تھا جی۔بونیر کے لئے نہیں ہے،دیر کے لئے ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تصحیح فرمائی ہے۔

<u>وزیر مال:</u> اچھا۔تو میرے خیال میں انہوں نے انہی اضلاع کا غیر دانستہ طور پر اعتراف کیا کہ اس بجٹ میں جو غریب غریب علاقے ہیں،ان کو تو ضرور ملحوظ خاطر رکھا ہے اور یہ بجٹ یہ صوبائی دارالحکومت کے مسائل کا تخمینہ نہیں ہوتا ہے، یہ پورے صوبے کے وسائل اور مسائل کو مد نظر رکھ کر بنایا جاتا ہے۔تو میرے خیال میں اس سے انہوں نے خفیہ، غیر اعلانیہ طور پر، زبان پر تو یہ کہا کہ اس بجٹ میں غریبوں کے لئے کچھ نہیں رکھا ہے، لیکن غیر اعلانیہ اور غیر احساسی طور پر انہوں نے اس ہاؤس کے سامنے یہ اعتراف کر لیا کہ یہ بجٹ غریبوں کا بجٹ ہے۔غریب علاقے کا بجٹ ہے۔ (تالیاں) اس پر میں موجودہ حکومت کو داد دیتا ہوں اور حقیقت میں ہے بھی اسی طرح جناب سپیکر۔اس کا احساس بشیر احمد بلور صاحب نہیں کر سکتا ہے۔کیونکہ ارشاد ہے۔

قدر زر زرگر شناسد قدر جوہر جوہری

قدر گل بلبل شناسد قدر دلدل شاہ علی

(تالیاں)

وزیر مال: میرے ممبر کے لئے روڈ کا کیا مسئلہ ہے،ان کے لئے سکول کا کیا مسئلہ ہے،ان کے لئے گھر کا کیا مسئلہ ہے، یہ جس حویلی میں رہتے ہیں ان کو کیا پتہ کہ غریب لوگوں کو کیا تکالیف ہیں؟اس کا احساس تو میں کر سکتا ہوں، کوہستان کے پہاڑوں میں رہنے والا، کہ اس بجٹ میں ان پہاڑوں میں رہنے والے لوگوں کی ضریات زندگی کو ملحوظ خاطر رکھا ہے یا نہیں؟ یہ بات ہے اور جہاں تک انہوں نے چند ایک دوسرے ارشادات کی طرف اشارہ فرمایا تو جناب سپیکر، کہتے ہیں کہ نیم حکیم جان کا خطرہ اور نیم ملا دین کا خطرہ۔جناب سپیکر!ایک طرف تو انہوں نے فرمایا کہ سود خدا اور رسول کے ساتھ اعلان جنگ کرنا ہے، مانتا ہوں اس بات کو لیکن دوسری طرف ان کے ذہن میں یہ بات بھی ہونی چاہئے کہ جہاد بھی الجہاد ماض الی یوم القیامۃ۔ایک طرف تو کہتے ہیں کہ سود کو ختم کرنا چاہئے مگر میں ان کو تب مخلص مانتا کہ جو جہادی قوتیں ہیں، جہاد بھی اسلام کا ایک حکم ہے اور ہماری فوج کے مونو گرام، میں یہ بات درج ہے یعنی "جہاد" کا لفظ، شاید یہ غیر اعلانیہ طور پر اس کی مخالفت نہ کرتے۔اس لئے میں ان کی اس پہلی بات پر کہ یہ جو سود کی انہوں مخالفت کی، میں اس کو مخلص اس لئے نہیں سمجھتا کہ اگر یہ جو خلاف قانون، خلاف شریعت تمام احکامات ہیں جہاد کے بارے میں جناب سپیکر صاحب، جناب رسول ﷺ کا ارشاد ہے۔"الجہاد ماض الی یوم القیامۃ"

جناب بشیر احمد بلور: دا ما نہ دے کڑے سود بارہ کښې دا قرآن کښې دے۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

وزیر مال:: جناب سپیکر! میں یہ بات اس اسمبلی کے فلور پر۔۔۔

Mr. Speaker:- Please, order, please.

وزیر مال:: اس اسمبلی کے فلور پر میں یہ بات بڑے ادب سے عرض کرونگا۔جناب سپیکر! فرماتے ہیں

دل ہے آزادی شکم پیغام موت

فیصلہ تیرا تیرے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

جناب سپیکر! میں یہ بات دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس ملک کو مسلم لیگ نے بنایا لیکن میں یہ بات بھی دعویٰ سے کہتا ہوں کہ مسلم لیگ کو مسلمانوں نے بنایا لیکن یہ بات بھی میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ایک سو پچاس سالہ فرنگی دور غلامی میں مسلمانوں کو ملانے بنایا۔ ملانے مسلمان بنایا، مسلمانوں نے مسلم لیگ بنائی اور مسلم لیگ نے پاکستان بنایا۔ اگر پھر کوئی یہ کہے کہ یہ ملک بنانے میں ملا کا کردار نہیں ہے تو میرے خیال میں یہ بات درست نہیں ہو سکتی۔ یہ تاریخ کو مسخ کرنے کی بات ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب! اس بات کا بجٹ سے کیا تعلق ہے؟

جناب سپیکر: آپ حوصلہ رکھیں، آپ سنیں۔ تھوڑا سا حوصلہ رکھیں۔ آپ کو موقع دیا جائے گا۔ آپ نوٹس لیں بالکل۔

وزیر مال:: جناب سپیکر! میں یہ بات کہوں گا کہ یہ ایک نظریاتی ملک ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

وزیر مال:: اس ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" ہے۔ یہاں اسلام کے احکامات کو مد نظر رکھے بغیر اگر ہم چلنا چاہیں تو پھر میں یہ کہوں گا کہ اس ملک سے، اس خطے سے انگریزوں کو ہٹانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اگر یہاں ہم اسلامی نظریئے کو نظر انداز کریں۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! مجھے تھوڑا وقت دیجئے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مسلم لیگ نے بے شک اس پاکستان کو بنایا ہے لیکن *****

جناب سپیکر: مولانا تاسو کبنیئ۔

(اس مرحلہ مسلم لیگ (ق) کے اراکین نے معزز رکن کے ریمارکس پر احتجاج کیا)

جناب مشتاق احمد غنی: جناب! اگر بجٹ پر تقریر ہے تو بجٹ سے متعلق بات ہونی چاہیئے اور مولانا جو کہتے ہیں، وہ اور قسم کی جو باتیں آرہی ہیں۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جی ہاں بالکل یہ * + + + + + + + +۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! یہ بجٹ کا ماحول بالکل نہیں ہے۔ اگر آج ہم یہاں بیٹھے ہیں تو ہم احتجاجاً بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن پھر صوبے کی، ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین مسلم لیگ (ق) نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب سپیکر: پلیز بیٹھ جایئے۔ Please, no disturbance at all. Mushtaq Ghani! Please, silence.

(شور)

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب! آپ کو جمہوری حق حاصل ہے۔ آپ بیٹھتے ہیں تو بیٹھ جائیں اور اگر باہر جانا چاہتے ہیں تو بالکل یہ آپ کا جمہوری حق ہے۔ جو فیصلہ آپ کو کرنا ہے، آپ آزاد ہیں اس میں۔ جی مولانا صاحب آپ Continue رکھیں۔ Continue please۔ حوصلہ رکھیں دل گردہ بڑا رکھیں۔

مولانا محمد عصمت اللہ: مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ اگر فاضل ممبر، مشتاق احمد غنی صاحب جو مجھے ابھی آپکی وساطت سے نصیحت کر رہے ہیں، کاش بشیر احمد بلور صاحب کو بھی کرتے۔ جناب سپیکر! بات اصل میں یہ ہے کہ اگر ہم ان کو اسلام کے نظریئے سے نکالیں تو پھر ہمیں دو قومی نظریئے کی ضرورت کچھ بھی نہیں۔ یہ ملک ایک نظریئے کی بنیاد پر بنا ہے۔ اب ہم اس نظریئے کے مقصد کو نظرانداز کر کے یہاں

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

رہنے کی کوشش کریں تو جناب سپیکر، ایسا ہو گا جیسا کہ ایک آدمی چارپائی بنانے کے بعد اس پر سونے کی بجائے اس کے اوپر پیشاب کرے تو آپ اس کو کیا کہیں گے؟ آپ اس کو دانشور کہہ سکیں گے، آپ اس کو عقل مند کہہ سکیں گے کہ وہ چارپائی بناتا ایک مقصد کے لئے ہے اور پھر اس کو کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرے؟

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، آپ نوٹس لے لیں، پھر آپ اگر جواب دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔

وزیر مال: جناب سپیکر! یہاں میں ادب سے عرض کروں گا کہ اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

اے میرے سپاہ میں نے تیری سپاہ دیکھی ہے
قل ھو اللہ احد کے تیر سے خالی ہے نیام

یہ باتیں اس لئے یہاں پر ہو رہی ہیں یہاں پر جناب سپیکر، میں بجٹ کی طرف آتا ہوں لیکن وہ یہاں پر بات کو کسی اور طرف لے گئے۔ تو یہ بجٹ ایک فاضل بجٹ ہے۔اس بجٹ میں اس صوبے کے تمام غریب۔

(شور)

Mr. Speaker:- Please no interference at all.

اگر آپ دلچسپی نہیں رکھتے تو میں نے پہلے کہہ دیا ہے۔خدارا یہ ہاؤس ہے۔اس کی کچھ روایات ہیں۔آپ تھوڑا سا ڈسپلن اور اس کا خیال رکھیں۔

وزیر مال: جناب سپیکر! جب اس ملک میں، اس ہاؤس میں ان کی غیر شرعی باتوں کو ہم گوارہ کرتے ہیں تو ہماری شریعت کے مطابق باتوں کو یہ میرے فاضل ممبران کیوں برداشت نہیں کرتے؟

جناب سپیکر: مولانا صاحب! بجٹ پہ آجائیں، بجٹ پہ۔

وزیر مال: تو یہ بجٹ ایک فاضل بجٹ ہے۔

جناب سپیکر: پلیز، مختیار علی خان، بجٹ پہ آجائیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: ہم نے کب شریعت کی مخالفت کی ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: کیا آپ میں سننے کا حوصلہ نہیں ہے؟

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: اپنی کہانی سننے کی استطاعت پیدا کریں

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی مولانا عصمت اللہ صاحب، ٹائم ختم ہو رہا ہے۔ مختیار علی، پلیز۔ مولانا! آپ بجٹ پہ آجائیں۔ آپ کے صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔

وزیر مال: میرا سارا ٹائم تو انہوں نے خراب کر دیا ہے۔ جناب سپیکر بنیادی بات یہ ہے کہ اس بجٹ میں تعلیم کے حوالے سے، صحت کے حوالے سے اور روڈوں کے حوالے سے، مواصلات کے حوالے سے جو اس صوبے کے غریب خطے تھے، غریب خطے دور دراز علاقے کے ان کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: مختیار علی خان، پلیز۔

جناب مختیار علی خان: جناب!دوئ کوم غیر شرعی خبرو حواله ورکړه نو د هغې دوئ وضاحت به او کړی؟

جناب سپیکر: نه کیږی۔هغوې تقریر ته پریږدئ که نه پریږدئ؟جی مولانا صاحب۔مختیار علی خان،ځئ۔

وزیرمال: زه د دې وضاحت کوم۔یہ بشیر بلو صاحب نے جو جہاد کے متعلق بات کی ہے،یہ غیر شرعی بات۔اس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔کیا جہاد شرعی نہیں ہے؟

(قطع کلامیاں/شور)

وزیرمال : جب ہم سنتے ہیں تو آپ لوگوں کو بھی سننا چاہیئے (تالیاں) جناب سپیکر!ہم مسلمان قوم کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ہمیں مسلمان ماؤں اور بہنوں نے ووٹ دیا ہے۔ہم مسلمانوں کے کوٹے میں آئے ہیں۔ان لوگوں نے ہمیں اس لئے بھیجا ہے کہ یہ ملک مسلمانوں کا ہے۔یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے۔

جناب سپیکر: په بجټ باندې راشه۔بجټ باندې راشه۔بجټ باندې راشه۔

(شور)

وزیرمال: یہاں پر آکر آپ کی پہلی نظریں اسلام۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر:بشیر بلور صاحب،بشیر بلور صاحب،حوصلہ رکھیں،حوصلہ رکھیں،حوصلہ رکھیں۔

(شور)

جناب بشیراحمد بلور: دا غیر شرعی خبره متعلق چې کومه خبره کوی نو دا خو Expunge کړئ کنه۔مونږ دا نه ده کړې نو دوئ ولے دا خبره کوی؟

(شور)

جناب سپیکر:حوصلہ رکھیں،میرے خیال میں حوصلہ۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: تاسو اوکړئ کنه۔تاسو Expunge کولے شئ دا خبره۔تاسو Expunge کړئ۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر مال: میں نے یہ کہا ہے اگر اختلاف رائے ہو سکتا ہے کہ یہ غیر شرعی ہے، یہ شرعی ہے لیکن بشیر بلور صاحب نے جو جہاد کے متعلق بات کی ہے، اس کو میں غیر شرعی کہتا ہوں کیونکہ جہاد شریعت کا حکم ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! دا "غیر شرعی"، ټکے د کاروائی نه Expunge کړئ۔ "غیر شرعی" چې دوی وائیلے دے، هغه Expunge کړئ۔

(شور)

وزیر مال: جناب سپیکر! جو آٹھ اضلاع میں انہوں نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال رکھے ہیں تو ان کو سوچنا چاہیئے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔ (مولانا محمد عصمت اللہ) پوره مو کړه که نه جی؟ اوس په بجټ باندې راشه۔ په بجټ، په بجټ راشه۔

وزیر مال: په بجټ راځم۔

جناب سپیکر: بس ټائم دختم دے۔ دوه منټه پاتے دی۔

وزیر مال: بالکل ٹھیک۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! خالی دا غیر شرعی خبره د Expunge کړی، نور زمونږ څه جهګړا نه ده۔

جناب سپیکر: غیر شرعی څه خبره ده؟

جناب بشیر احمد بلور: داوائی غیر شرعی باتیں کرتے ہیں، مونږ خو پکښې څه نه دی وائیلے۔۔۔۔

(شور)

وزیر مال: غیر شرعی میں نے یہ کہا ہے، میں اسکی وضاحت کروں، بشیر بلور صاحب نے کہا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وضاحت تو سنئیے۔ وضاحت سنئیے، پلیز۔

وزیرمال: بشر بلور صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگ جہاد کے جو نعرے ہیں،ان کو بند کریں، چھوڑ دیں کیونکہ اس سے خطرہ پہنچا ہے کہ اس سے افغانستان کو مار پڑی ہے۔اس سے عراق کو مار پڑی ہے اس کو فلاں جگہ پر مار پڑی ہے۔تو مار کیوں نہیں پڑے گی جب آپ ہمارا ساتھ نہ دیں،جب آپ ان لوگوں کے ساتھ ہیں۔(تالیاں)ان لوگوں کے نظریات کو اپنائیں جو مسلمانوں کو مارنے والے ہوں،جو مسلمانوں کے اوپر بم برسانے والے ہوں۔ مسلمانوں کی اس شکست کے ذمہ دار وہ لوگ نہیں ہیں۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: پلیز،پلیز۔

وزیرمال: بلکہ وہ مسلمان ہیں،وہ مسلمان حکمران ہیں جوان لوگوں کے دلال اور چمچوں کیوجہ سے ہیں۔

(تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور: جناب! Personal explanation جی Personal explanation باندې ریکویسټ کوم۔ مادا وئیلے دی چې افغانستان کښې شل لکهه پښتانه وژلے شوې دی، مسلمانان وژلے شوې دی، ما د "البدر" او د "الشمس"خبره کړې وه چې ایسټ پاکستان کښې کوم جهاد وو؟ایسټ پاکستان کښې پاکستانیان وو، مسلمانان وو، "البدر" او "الشمس" والا هلته جهاد کړے دے۔ شل لکهه مسلمانان ئے شهیدان کړی دی او ایسټ پاکستان وو، پاکستانیان وو۔ بیا دا افغانستان خبره کوی۔ افغانستان کښې څوک مړه شو؟ څومره انګریزان پکښې مړه شوې دی؟ څومره روسیان پکښې مړه شوی دی؟ شل لکهه زما پښتانه مسلمانان مړه شولو۔ زه دا وایم چې دا کوم دوئ څه وائی په دے مونږ احتجاج کوؤ۔

جناب سپیکر: جی مولانا عصمت اللہ۔

وزیرمال: جناب سپیکر!مادا وائیل چې هغوې دچا په دلالئ باندې مړه شو۔میں کہتا ہوں کہ افغانستان میں جو مسلمان مرے ہیں۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بجٹ،بجٹ،بجٹ۔

وزیر مال: ان کے متعلق کہہ رہا ہوں لیکن یہ کس کی دلالی میں مرے ہیں؟

جناب بشیر احمد بلور: یہ آپ کی دلالی میں مرے ہیں جب آپ امریکہ سے پیسے لیتے ہیں (شور)

مولانا محمد مجاہد الحسینی: تم نے امریکہ کا ساتھ دیا ہے۔ تم نے امریکہ کا ساتھ دیا ہے۔ تم نے مروائے، ہم نے شہید کروائے۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر یہ اقبال کو Quote کرتے جا رہے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز آرڈر۔ (شور) وائی، وائی، وائی۔ پلیز۔ سلمیٰ بابر صاحبہ، سلمیٰ بابر صاحبہ پلیز۔ آپ تقریر شروع کریں رفعت اکبر سواتی صاحبہ، آپ بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں۔ (شور) پلیز، پلیز، بشیر بلور صاحب، بشیر بلور صاحب، امانت شاہ، پلیز، پلیز۔ بشیر بلور صاحب۔ سلمیٰ بابر صاحبہ، سلمیٰ بابر صاحبہ پلیز آپ تقریر شروع کریں (شور) میں فلور دے رہا ہوں سلمیٰ بابر صاحبہ کو، میں فلور دے رہا ہوں سلمیٰ بابر صاحبہ کو۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو اقبال کو Quote نہ کریں کیونکہ وہ بار بار ایک بات کو، پلیز

جناب سپیکر: میں فلور دے رہا ہوں سلمیٰ بابر صاحبہ کو پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:

ملاں کی آذاں اور

اور مجاہد کی آذاں اور

یہ دیکھیں کہ علامہ اقبال نے۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پلیز، سلمیٰ بابر صاحبہ پلیز، سلمیٰ بابر صاحبہ آپ تقریر شروع کریں۔ پلیز مولانا صاحب بیٹھ جائیں۔

محترمہ سلمیٰ بابر: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

بعد مدت کے جو تحریر تمہاری آئی ہے

خوش ہوئے ہم کہ تجھے یاد ہماری آئی ہے

**معزز سپیکر صاحب! محترم قائد ایوان، معزز اراکین ایوان! السلام علیکم** کسی بھی ملک کا نظم ونسق چلانے کے لئے اس کی منصوبہ بندی ضروری ہوتی ہے اور آمد و خرچ کا جو سٹیٹمنٹ تیار کیا جاتا ہے، اس کو بجٹ کا نام دیا جاتا ہے تا کہ حکومت چلانے میں آسانی ہو۔ اسی طرح آج کا موضوع زیر بحث ہے "بجٹ"۔ صاحب سپیکر! آج جب کہ آپ نے مجھے کچھ بولنے کے لئے ٹائم دیا ہے میں آپ کی شکر گزار ہوں۔ مجھے نہ وزارتیں چاہیئے تھی، نہ صدارتیں اور نہ کمرے مگر میں نہایت آداب کیساتھ آپ کے سامنے اپنے علاقے کے گھمبیر مسائل پیش کروں گی اور محترم وزیر اعلیٰ صاحب یہاں موجود ہیں، تمام وزراء یہاں پر موجود ہیں میں ان سے گزارش کروں گی کہ جس جس منسٹر صاحب کا بھی تعلق، میرے اس مسئلے سے ہے، وہ انہیں نوٹ کریں گے اور انکا مثبت جواب دیں گے۔ صاحب سپیکر! چند ایک چیدہ چیدہ مگر حساس نوعیت کے مسائل ڈیرہ اسماعیل خان کو درپیش ہیں اور اس سے پہلے کہ ڈیرہ اسماعیل خان بجٹ میں تھوڑا سا اور بھی دیا جاتا تو ھم لوگ آپ کے شکر گزار ہوتے۔ میں آپ سے یہ بھی کہتی چلوں کہ یہاں صوبہ سرحد میں جتنے بھی لیڈ آئے، جتنے بھی یہاں پر وزراء اعلیٰ آئے، جتنے بھی یہاں سے وزیر بنے، ڈیرہ اسماعیل خان کو سوائے ذوالفقار علی بھٹو کے اور کسی نے کچھ نہیں دیا مگر میں آپ سے یہ استدعا کرتی ہوں کہ جو مسائل آج میں آپ کے سامنے پیش کر رہی ہوں، انکا نوٹس لے کر انہیں ضرور حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بلکہ آپ ڈی ائی خان تشریف لائیں اور ہمارے مسائل دیکھیں۔ آپ لوگ جب دورہ کرتے ہیں تو بڑی بڑی خوبصورت شاہراوں کو سجایا جاتا ہے، سڑکوں کو سجایا جاتا ہے۔ مگر کبھی بھی آپ نے یہ نہیں سوچا کہ آپ کی گاڑی کا پہیہ کبھی کسی کھڈے میں جا کر لگتا ہے تو آپ کو شاید یہ محسوس نہیں ہوا ہوگا۔ اب محسوس ضرور ہوگا ان شاءاللہ تعالیٰ، تو صاحب سپیکر! بات یہ ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان کو جلد از جلد سوئی گیس فراہم کی جائے۔ دامان کے علاقہ میں لوگ پیاس سے تڑپ رہے ہیں، وہاں کم از کم سرکاری پانی کا انتظام تو کیا جائے کم از کم ایک ٹیوب ویل تو ضرور لگایا جائے۔ برسوں سے وہ لوگ اس چیز کے لئے اور اپنے مسائل کے لئے کوشش کر رہے ہیں مگر آج تک پانی کی ایک بوند بھی وہاں تک نہیں پہنچی۔ تیری بات کہ شہریوں کی سہولت کے لئے پشاور کی

طرح جنرل بس ٹرمینل بنایا جائے وہاں پہ۔بنوں کی طرح ڈیرہ ائرپورٹ کو بھی انٹرنیشنل کا درجہ دیا جائے تکہ یہاں سے پنجاب اور جنوبی اضلاع کے لوگوں کی ملک سے باہر تجارت کا کاروبار کرنے میں سہولت ہو۔ائرپورٹ کو وسیع کیا جائے اور تمام جدید قسم کے آلات وہاں پر نصب کئے جائیں۔ڈیرہ بائی پاس کو جلدازجلد مکمل کیا جائے۔خواتین کے لئے اور بچوں کے لئے تفریحی پارک بنائے جائیں۔پشاور کی خوبصورتی کے لئے فنڈ مختص کئے گئے ہیں،ویسے ہی ڈیرہ کی خوبصورتی کے لئے بھی فنڈ مختص کئے جاسکتے تھے۔ڈیرہ کی خوبصورتی کے لئے تھوڑے سے فنڈز مختص کردیجئے گا۔آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔سرکل روڈ ڈیرہ سے تجاوزات ہٹاکر کشادہ کیا جائے اور درمیان میں حدرکھ کر آنے جانے میں سہولت پیدا کی جائے تاکہ روزانہ ایکسیڈنٹ کے ذریعے قیمتی جانیں اور وقت ضائع نہ ہوں۔انڈس ہائی وے کو جلد مکمل کیا جائے۔چاروں مین بازاروں میں تجاوزات ہٹاکر کشادہ کیا جائے اور آنے جانے کا راستہ بنایا جائے تاکہ ٹریفک آسان ہو۔نئے سکول کھولنے کی بجائے چالو سکولوں کو سہولیات بہم پہنچائے جائے یعنی انھیں اپ گریڈ کیا جائے اور انھیں سٹاف دیا جائے (تالیاں) گومل میڈیکل کالج کے تمام مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کئے جائیں۔ڈیرہ اسماعیل خان کو Big city قرار دیا جائے،ڈیرہ کے لئے کاغذات، گھتہ سازی، کپڑے کے کارخانے کی منظوری دی جائے تاکہ لوگوں کو وہاں روزگار مہیا ہوسکے۔آخر میں ڈیرہ کی ترقی اور خوبصورتی کے لئے آپ سے گزارش کروں گی کہ اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو مولانا صاحب کی چیئرمین شپ میں تمام ایم پی ایز ہوں اور وہ ڈیرہ کی خوبصورتی کے لئے کام کریں۔آپ ہمیں فنڈ دیں اور ڈی آئی خان آئیں اور وہاں کی گلیاں دیکھیں۔ڈی آئی خان کی آپ کم از کم حالت زار دیکھیں جتنے وزراء وہاں پر آتے ہیں۔وہ انہی خوبصورت شاہراہوں سے گزر کر چلے جاتے ہیں مگر کسی کی نگاہ اس چیز پر نہیں پڑتی۔ (تالیاں) لیکن آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے۔مجھے ٹائم دیا ہے۔میں نے To the point تقریر کی ہے اور To the point آپ سے سوال کئے ہیں، To the point جواب لوں گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔جناب اسراراللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔جناب سپیکر! اس بجٹ پر بحث کرنے سے پہلے چند باتیں میں کرنا چاہوں گا۔ یوں تو ہمیشہ بجٹ کے متعلق یہی سمجھا جاتا ہے کہ محض الفاظ کا ہیر پھیر ہی ہوتا ہے مگر چونکہ مجلس عمل کی حکومت ایک انقلابی ایجنڈے کے تحت اس صوبے میں بر سر اقتدار آئی، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان پر ذمہ داریاں اور ابھی زیادہ ہیں۔ اور جو Commitment یا وعدے یا جو ان کے اقدامات ہیں، جو کہ انہوں نے اس بجٹ میں پیش کئے ہیں، اگر وہ اس پہ عمل درآمد نہ کر سکے تو یقیناً اس کے بعد وہ ایک بر سر اقتدار، اعتماد کی حیثیت سے تو صوبے کے امور چلا سکے گی مگر جو انقلابی ایجنڈا ہے، وہ اسی دن سے ختم ہو جائے گا جب لوگوں کا اعتماد اس حکومت پر سے اٹھ جائے اور وہ میرے خیال میں یہ پہلا جو انکا بجٹ ہے، یہ ان کے لئے ایک ٹیسٹ کیس کی حیثیت رکھتا ہے۔ جناب سپیکر! مجلس عمل حکومت کا جو وژن جناب وزیر صاحب نے پیش کیا ہے اپنی بجٹ تقریر میں، اس میں انہوں نے نو ایسے سیکٹروں کی نشاندہی کی ہے، جہاں پر وہ اقدامات کرنا چاہتے ہیں، جناب سپیکر! اگر ہم جنرل پرویز مشرت کے ایجنڈے کو بھی دیکھیں تو وہ بھی جب بر سر اقتدار آئے تھے تو انہوں نے بھی ایسے چند سیکٹرز کی نشاندہی کی تھی اور جب یہ تین سال ختم ہو گئے جیسے انہوں نے بھی تین سال کا ٹائم مانگا ہے، تو آج یہ حال ہے کہ مرکز میں مجلس عمل اور دوسری جو اپوزیشن کی جماعتیں ہیں، وہ ان کی وردی کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں۔ کل کو ایسا نہ ہو کہ یہ جو نو نکاتی ایجنڈا مجلس عمل کا ہے، کل کو لوگ ان کے پیچھے بھی ایسے ہی پڑ جائیں جیسے آج یہ جنرل مشرف کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ تو یقیناً ان کے لئے مجلس عمل حکومت کو ضرورت ہو گی ایسے اقدامات کی، انقلابی اقدامات کی، جو ان کا ایجنڈا ہے۔ اس کو پورا کر سکیں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ وزیر صاحب نے خود اپنی بجٹ تقریر میں اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ ہمارے صوبے کی جو Main emphasis ہے، وہ زراعت پر ہے اور زراعت کی ترقی کے لئے ہم کوشاں ہیں اور یہ زرعی صوبہ ہے مگر جو مجلس عمل حکومت کا وژن ہے، اس میں زراعت کا شروع سے ذکر ہی نہیں ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بجٹ تقریر میں کیا یہ دونوں چیزیں مختلف ہیں؟ کیا زراعت کا خیال ان کو بعد میں آیا یا یہ ان کے وژن میں شامل نہیں ہے؟ مگر اس کے لئے وہ نیک خواہشات کا اظہار تو کر سکتے ہیں زراعت کی ترقی کے لئے جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کا تعلق ضلع بنوں سے ہے، لکی، ڈی آئی خان اور

ٹانک، یہ وہ اضلاع ہیں جہاں پر رود کوہی نظام آبپاشی چلتاہے اور موجودہ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ جہاں آبپاشی کے لئے وہ فنڈز مختص کرتے ہیں، رود کوہی نظام آبپاشی کے لئے بھی وہ فنڈز مختص کریں تاکہ جو ریکارڈ فنڈز ان کے ملے تھے، وہ آفتاب احمد خان شیر پاؤ جب وزیر اعلیٰ تھے۔ اٹھانوے لاکھ کے قریب، لیکن اب رود کوہی کے لئے جو فنڈز مختص ہوئے ہیں، وہ پچھلے سال چالیس لاکھ پہ آکر رک گئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اس سے بخوبی باخبر ہے وہ ان فنڈز کی تعداد کو اس جگہ تک پہنچادیں جہاں پر یہ جو رود کوہی کے ورکس ہوتے ہیں، یہ صحیح طریقے سے اپنے انجام کو پہنچ سکیں اور جو Cultivable Area ہے، وہ اگر آپ پورے صوبے میں دیکھیں، چوبیس اضلاع میں سے ڈی آئی خان پہلے نمبر پر ہے۔ دوسرے نمبر پر لکی ہے، ٹانک اور بنوں بھی اس میں آتے ہیں تو اگر رود کوہی نظام آبپاشی کی طرف آپ توجہ دیں گے تو یہ یقیناً ایک احسن اقدام ہوگا، جناب سپیکر! تعلیم کے لئے جو انہوں نے عملی اقدامات کا اظہار کیا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ڈراپ آؤٹ کا انہوں نے کہا ہے کہ اکثر ڈراپ آؤٹ ہو جاتا ہے اس وجہ سے کہ وہاں پر اساتذہ نہیں ہیں میرے خیال میں یہ محض الفاظ کا ہیر پھیر ہی ہوگا جناب سپیکر، کیونکہ ڈراپ آؤٹ اس جہ سے ہے کہ وہاں پر ٹیچرز ڈیوٹی نہیں کرتے اور اس میں جو بے جا تبادلے ہیں ان کا اس پر معاملہ بھی کھڑا ہو گیا تھا۔ اگر مہربانی کرکے اپنی پالیسیوں کو وہ Sustainability دیں سکیں تو یہ ڈراپ آوٹ کی شرح نئے سکولوں کی تعمیر سے یا اساتذہ کی بھرتی سے نہیں بلکہ ڈراپ آوٹ اس شکل میں بھی کم ہو سکتا ہے کہ بے جا مداخلت نہ کی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ان تمام دیہاتوں میں جہاں پر سکول ہیں وہاں پر بجلی پانی سڑکوں کی فراہمی کی جائے تاکہ جس استاد کو وہاں پڑ ڈیوٹی ہو، وہ وہاں پر ڈیوٹی کرسکے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے اقدامات سے بھی یہ تعلیم کی توجہ ہوسکتی ہے چیک اینڈ بیلنس کا ایک سسٹم ہونا چاہیئے جناب سپیکر! خیبر میڈیکل کالج کی بات ہوتی ہے کہ اس کو ہم نے یونیورسٹی کا درجہ دیا ہے، یہ آپ کو بھی علم ہے کہ اس کو بے نظیر نے بھی درجہ دیا تھا، نواز شریف نے بھی دیا تھا لیکن عملی اقدامات کسی نے نہیں اٹھائے۔ موجودہ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ماضی کی حکومتوں کی طرح صرف اعلانات ہی نہ کرے بلکہ اس سلسلے میں ایک صحیح قدم اٹھائے اور جہاں تک خواتین کے لئے میڈیکل کالج، یونیورسٹی، سپورٹس ڈائریکٹوریٹ کے قیام کی باتیں ہیں جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ طلباء کے مستقبل سے کھیلنے سے پہلے PDMC کی

جوRecognition ہے یاUGC کی جوRecognition ہے، وہ پہلے ہی حاصل کر لیں تاکہ ان طلباء کے مستقبل کا جو فیصلہ ہے، وہ اسمبلیوں کے سامنے نہ ہو کہ وہ نعروں کی شکل میں یا مجلس عمل حکومت کے پاس آئیں یا اس کے بعد جو دوسری حکومت اگر کبھی آئے تو اس کے سامنے، بلکہ جو ضروری اقدامات ہیں، وہ پہلے کرنے چاہئیں بجائے اس کے کہ محض کھوکھلے نعروں سے عوام کی توجہ اس طرف دلائی جائے۔ صحت کے شعبے میں جناب سپیکر، مجلس عمل حکومت یہ اقرار کرتی ہے کہ ہم نے فنڈز سپیشل جوRehabilitation ہے مریضوں کے لئے وہ فراہم کیا، بہت اچھا قدم ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو چھ سو ڈاکٹرز کی سمری ہمارے وزیر صاحب کے پاس پڑی ہے اور محض سستی کی وجہ سے اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا تو مہربانی کر کے اس طرف بھی توجہ دیں تاکہ ان کی بھرتی ہو جائے اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں جو خالی پوسٹیں ہیں، ان پر تعینات ہو سکیں اور جلد از جلد اس میں کوئی عملی قدم اٹھا سکیں۔ ہماری مجلس عمل کی حکومت مرکز سے یہ گلہ کرتی ہے اور یقیناً اپوزیشن جماعتوں اور حکومت کا جو واک اوٹ تھا، وہ قابل تحسین تھا کہ این ایف سی میں ہمیں اپنے حقوق نہیں ملتے۔ ایک چیز کا اقرار ہوتا ہے مگر وہ ملتا نہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ (پی ایف سی) پراونشل فنانس کمیشن، جس پر عبدالاکبر خان کے خدمات ہیں اور میں نے بھی اس پر سپیچ کی تھی، وہ محض اس وجہ سے رہ گئی کہ ہماری مجلس عمل کی جو حکومت ہے، اس طرف توجہ ہی نہ دے سکی آرڈیننس میں وہ35% کا کہتے ہیں، مجلس عمل کی حکومت60% دیتی ہے60% دیتی ہے اور اس کا نقصان یہ ہے کہ تعمیر سرحد پروگرام میں620 ملین آپ کے پاس پڑے ہیں لیکن ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ کے لئے آپ960 ملین دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آپ نے خود اپنے ممبران اسمبلی کی حیثیت ضلع کے حساب سے دوسرے درجے کے شہری کی کر دی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری حکومت کی سستی ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ وہ ایک Interim Award تھا اگر یہ حکومت،In time اس میں کوئی تبدیلیاں کرتی تو یقیناً وہ کر سکتے تھے لیکن انہوں نے اس طرف کوئی توجہ ہی نہیں دی بلکہ مذید یہ بھی کہدیا۔ کہ اس سال ہم10% مزید دیں گے۔ یقیناً جب ہماری حکومت انتظامی اختیارات کی طرف توجہ دیتی ہے، دو ناظمین کو اس اسمبلی میں پیش کرنے کے دعوے ہوتے ہیں تو اس وقت تو یہ باتیں چلتی ہیں لیکن جو مالی انتظامات ہیں، اس کی طرف کون توجہ دے گا؟ کہ یہ مجلس عمل حکومت

کی ذمہ داری نہیں ہے؟ کیا یہ ان کی ذمہ داری نہیں ہے کہ مالی انتظامات پر بھی یہ توجہ دیں؟ لیکن ابھی جو بات ہو گی یقیناً یہ بجٹ ان کا پیش کردہ ہے اور جو یہ ان کے ممبران اسمبلی ہیں، باوجود اس کے کہ اگر اپوزیشن کی بات میں وزن بھی ہو گا لیکن محض اس وجہ سے اگر کل کو بجٹ فیل ہو جاتا ہے تو اس سے ساری حکومت جاتی ہے اور یقیناً یہ اس چیز کو پاس بھی کریں گے لیکن کیا یہ مجلس عمل کی حکومت اپنے صوبے کی صوبائی خود مختیاری پر پہلے ایک ڈنٹ نہیں ہے کہ انہوں نے اس طرف توجہ نہیں دی اور اس وجہ سے 35 کی بجائے 60% اب ضلعوں کو جا رہا ہے۔ جناب سپیکر! جو بجٹ پیش ہوا ہے، اس میں 867 ملین کی بچت کا اعلان کیا گیا ہے جو کہ ہمارے اپنے اخراجات تھے، ان کو قابو میں رکھنے کی وجہ سے، یہ ایک احسن اقدام ہے مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سیونگ اور بھی زیادہ ہوتی اگر NON.ADP سکیموں کو ADP کے زمرے میں نہ ڈالا جاتا اور مجلس عمل کی حکومت کے بر سر اقتدار آنے کے بعد جو سپلیمنٹری بجٹ میں ایک خاص ضلع کے لئے ڈیویلپمنٹ پلان ہے، میں اس ضلع کا ذکر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس ضلع کے باقی ممبران کو دکھ نہ ہو کہ ہمارے ساتھ تعصب رکھتے ہیں مگر میں ریکارڈ کی جانچ پڑتال کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سپلیمنٹری بجٹ 03-2002 کے صفحات 80,100,110,111,112,113 پر وہ ساری سکیمیں موجود ہیں جن پر کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں اور محض ایک ضلع کے لئے۔ اس میں پارک بھی بن رہے ہیں۔ یہاں پر جہاد کا ذکر ہوتا ہے، مولانا صاحب نے بڑی اچھی بات کی۔ میرے اپنے چچا کا بیٹا اس جہاد میں شہید ہو چکا ہے اور وہ ایک عظیم رتبے پر فائز ہو چکا ہے لیکن کیا یہ مجلس عمل کی حکموت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ جب، فضل قادر شہید پارک بنوں میں بن سکتا ہے تو ان شہداء کے لئے بھی آپ ایک پارک بنا دیں۔ آپ ان کے نام پر ایک یادگار بنا دیں۔ ایک ایسی یادگار جو کہ ان لوگوں کے لئے رہے کیونکہ انہوں نے افغانستان میں قربانیاں دی تھی، انہوں نے جہاد میں حصہ لیا تھا اور بجائے اس کے کہ محض ایک ضلع تک ان کو محدود کریں۔ پشاور میں آپ ان کی ایک یادگار بنائیں تاکہ جو شہداء ہیں اور ان کے جو ورثاء ہیں، ان کے لئے یہ بات رہے کہ آج ہمارے لئے جو مجلس عمل کی حکموت بر سر اقتدار آئی ہے، اس حکومت نے یادگار حیات بنائی ہے۔ باچا خان چوک بن گیا ہے۔ یہ یادگار شہید افغانستان بنائیں۔ میں سمجھتا ہوں (تالیاں) کہ اگر وہ یہ بناتے ہیں تو اپنے فنڈ میں سے میں ان کو پیسے دوں گا اور بالکل جتنا بھی یہ لینا چاہیں لیں اور اس پر

لگالیں لیکن اس طرف ایک اقدام کی ضرورت ہے۔ محض یہ نہ ہو کہ ہم شہداء کے لئے لڑ رہے تھے اور وہ ایک احسن اقدام تھا۔ آپ ان کی جو قربانیاں ہیں، ان کا صحیح معنوں میں ذکر کریں۔ جناب سپیکر! NON-ADP سکیموں کا جو میں نے ذکر کیا ہے۔ وہ Re-appropriation جیسے بجٹ الفاظ ہیر پھر ہوتا ہے، اس میں جب بجٹ 03-2002 پر ووٹنگ کے لئے Revised Budget ہمارے سامنے پیش ہوگا تو اس میں آپ دیکھیں گے کہ محض کہیں پر 70 روپے زیادہ استعمال ہوئے ہوں گے، کہیں پر 110 روپے اور وہ باقی Re-appropriation ہوگا۔ وہ ساری Non development کی سکیمیں، NON-ADP سکیمیں جو تھیں، وہ ڈیویلپمنٹ کے زمرے میں ڈال کر محض ایک ضلع کے لئے مختص کر دی گئی ہیں اور یہ 867 ملین کی ADP جو بھی، وہ پیش کی گئی کہ یہ اس مد میں ہم کو سیونگ ہوتی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سارے صوبے کا حق تھا اور یہ مزید بھی بہتر ہوتی اگر یہی Re-appropriation ہو یقیناً اتنا جب آپ بنڈل لے آتے ہیں کتابوں کا تو اس کو کوئی بھی نہیں پڑھ سکتا لیکن اگر آپ صدق دل کے ساتھ سوچیں اور اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں تو آپ یہ یقیناً جانیں گے کہ اس میں صرف ایک ضلع یا دو ضلعوں کے لئے فنڈز نہیں تھے بلکہ یہ سیونگ جو تھی، اس میں پورے صوبے کا حق تھا۔ 51 ارب کا جناب سپیکر، جو بجٹ پیش ہوا ہے، اس میں ہمارے وزیر صاحب کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ 151 ارب کا ہے لیکن ہم اپنے اخراجات جو ہیں، وہ Realistic انداز میں کریں گے، مطلب یہ ہے کہ جو اصل ہمیں ملے گا، اس کے مطابق ہم نے اپنی پالیسیاں ڈیزائن کرنی ہیں اور وہ خود کہتے ہیں کہ موجودہ بجٹ کا 24% بجٹ جو ہے، وہ ترقیاتی بجٹ ہے، میں جناب سپیکر، یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا اس بجٹ میں کوئی نئی بات سامنے آئی ہے؟ نئی ٹرمینالوجی (Terminology) جو استعمال ہوئی ہے، وہ 'Additional ADP' کی ہے۔ یہ کوئی ایسا لفظ ہے جو ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ ایڈیشنل اے ڈی پی کیا چیز ہوتی ہے؟ اے ڈی پی ہوتی ہے، فارن ایڈ پروگرام ہوتے ہیں، ڈیویلپمنٹ پروگرام ہوتے ہیں۔ ایڈیشنل اے ڈی پی، اچھا اس میں انہوں نے جو زبردست چیز رکھی ہے جیسے مارشل لاء کے شروع میں ایک پی سی او Provincial Constitutional Order نکال لیتے تھے In continuation میں کر کے جو بھی آئین کا ستیاناس کرنا ہوتا ہے، وہ پی سی او میں ڈال دیتے تھے، اب یہ 'ایڈیشنل اے ڈی پی' کا جو لفظ

استعمال ہوا ہے، اس میں جو پروگرام آگے آرہا ہے، وہ یہی ہے کہ ممبران اسمبلی کو خوش کرنے کے لئے وہ ساری جو ان کی سکیمیں ہیں، اپوزیشن کا تو نام ہی نہ لیں کیونکہ ان کے ساتھ تو صرف Commitment ہوتی ہے، یہ جو ان کے اپنے ممبران ہیں، ایڈیشنل اے ڈی پی میں وہ ساری کی ساری ڈالی گئی ہیں۔ اے ڈی پی میں آپ New Schemes دیکھیں، صرف سات ہیں، صرف سات اور Ongoing Scheme جو ہیں، وہ 251 ہیں جبکہ 'ایڈیشنل اے ڈی پی' میں جناب سپیکر، یہ ایف 16 کی میں بات کر رہاں ہوں، اے ڈی پی میں اس کا ذکر ہے، اس میں، ایڈیشنل اے ڈی پی میں 961 نئے سکیمیں ہیں، مطلب یہ ہے کہ جس کو خوش کرنا ہے وہ ایڈیشنل اے ڈی پی میں ڈال دیں اور صرف 12 جو ہیں، وہ Ongoing سکیمیں ہیں۔ اس کا End of the Day result یہ ہوگا جناب سپیکر، کہ جن ممبران اسمبلی کی Approach ہوگی، یقیناً حکومتی بینچز سے ہی ہوں گے، جب وہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس یا جو Concerned authorities ہیں ان کے پاس جائیں گے تو جن کا زور زیادہ ہوگا، وہ جو اے ڈی پی سے آپ کی سیونگ ہو جائے گی۔ ایڈیشنل اے ڈی پی میں ان سکیموں کو تو آپ کر لیں گے لیکن جو یہ 961 سکیمیں ہیں، ان کے لئے آپ فنڈز کہاں سے Generate کریں گے؟ مجھے تو اس چیز کی سمجھ نہیں آتی۔ اگر واقعی آپ اپنے ممبران کے ساتھ سنجیدہ ہیں، اپوزیشن کا ذکر چھوڑ دیں، اگر آپ ان کے ساتھ سنجیدہ ہیں، اگر آپ ان کے ساتھ Commitment میں سنجیدہ ہیں تو ان کی سکیمیں بھی آپ اے ڈی پی میں ڈال دیتے۔ 'ایڈیشنل اے ڈی پی' کا جو لفظ آپ نے استعمال کیا ہے، کیا یہ ان کے ساتھ محض دھوکہ نہیں ہے؟ اس میں جناب سپیکر، مزے کی ایک اور بات آتی ہے، جو شیڈول ہمیں دیا گیا ہے 2003-04 کا، اس میں دو ایسے ہیڈز ہیں جن میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ اس پر سٹار کا نشان لگا یا گیا ہے۔ وہ ایک Minimum Wage Board ہے اور دوسرا ایڈیشنل اے ڈی پی، اس میں کوئی، شیڈول آپ دیکھ لیں، یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں، اس میں پیسوں کا ذکر نہیں ہے، صرف منظوری لے لیں گے، اس پر ووٹنگ ہو جائے گی۔ بعد میں جتنی بھی اس میں سیونگ ہوگی، جس کا بس چلے گا، وہ اپنی سکیمیں کروالے گا۔ جس کا نہیں چلے گا، اس کی اگلے سال کے لئے ہو جائیں گی۔ میں یہ پوچھتا ہوں جناب سپیکر، کہ ہماری حکومت شریعت کے نفاذ میں پہلے اس قدم کا اظہار کرتی ہے کہ اسلام جو ہے، امر بالمعروف اور نہی

عن المنکر، پر منحصر ہے۔ جناب سپیکر! اس میں یہ بھی ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے کیا ان کے اس عمل سے، ان کے اس عمل سے جو ایڈیشنل اے ڈی پی کے نام پر یہ اپنے ممبران اسمبلی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ کیا اس چیز کی ان کو جزا ملے گی یا سزا ملے گی؟ چونکہ اسلام میں صرف ایک چیز نہیں ہوتی، وہ مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جناب سپیکر! اپنے ضلع کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں، ان کا تذکرہ بھی آخر میں کرنا چاہوں گا۔ آپ کا مختصر ٹائم لوں گا۔

جناب سپیکر: تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان: مختصر، ضلع کی نظریں بھی مجھ پر ہوں گی کہ انہوں نے ضلع کے لئے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: صوبے کی نظریں آپ پر ہیں کہ آپ کیا کیا کہتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ہمارے جو روڈز ہیں، ان میں سے کوئی بھی نئی روڈ ڈی آئی خان کے لئے نہیں ہے۔ ویسے سمجھا جاتا ہے کہ یہ ADP نہیں بلکہ 'BDDP' بنوں، ڈیرہ ڈویلپمنٹ پروگرام ہے (تالیاں) لیکن اس میں جو نئے روڈز ہیں، ان میں کوئی بھی نہیں ہے۔ اس میں نئے ٹیوب ویل کوئی بھی نہیں ہیں۔ اگرچہ وہ دامان کا علاقہ ہے، وہاں پر اس وقت بھی پانی کی شدید تکلیف ہے جیسے محترمہ نے کہا لیکن وہاں پر نئی سکیم کوئی بھی نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب جو میرے الیکشن کے موقع پر آئے تھے، انہوں نے دو کروڑ Rehabilitation کے لئے اعلان کیا تھا لیکن صرف ٹوکن میرے خیال میں انہوں نے دس لاکھ اس کے لئے رکھیں ہیں تو کیا دو کروڑ سے ٹوکن پرائز دس لاکھ پر آگئی ہے؟ یا الیکشن گزر جانے کے بعد ان کی ترجیحات تبدیل ہو چکی ہیں؟ اگر وہ نئے ٹیوب ویلز نہیں لگانا چاہتے تو مہربانی کر کے ان کو ہی ٹھیک کرا دیں۔ جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ بارانی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کا ذکر ہوتا ہے، اس میں دس ضلعے شامل ہیں۔

جناب سپیکر: نثار محمد خان! نن پکښې هډو د چائے غړ نه کوے چې د چائے یوه وقفه پکار ده۔ ہاں!

جناب اسرار اللہ خان: اس میں جی چند باتیں میں کرنا چاہوں گا کیونکہ میرے خیال میں Irrelevant نہیں بول رہا ہوں۔ یہی چیزیں ہیں جو بجٹ میں آپ discuss کرتے ہیں۔ اگر دھینگا مشتی ہو تو وہ تو سب ہی کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! چند مختصر گزارشات ہیں۔ بارانی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ ہے، اس میں ڈیرہ اسماعیل

خان اور ٹانک کا ذکر ہی نہیں ہے اگرچہ ڈیرہ اسماعیل خان کا Cultivable area جو ہے، وہ دو لاکھ، سترہ ہزار ہیکٹر ہے اور ٹانک کا ستتر ہزار ہیکٹر ہے اور جناب سپیکر، وہ رود کوہی ایریا ہے، اس کا پانچ لاکھ، سینتالیس ہزار ایکڑ جو ہے، وہ ریکارڈ پر ہے کہ وہ رود کوہی ایریا ہے لیکن بارانی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ میں نہ ڈی آئی خان کا ذکر ہے اور نہ ٹانک کا ذکر ہے۔ براہ مہربانی اس سلسلے میں عملی اقدامات کئے جائیں تاکہ ابھی ہم یہ نہیں کہتے کہ 'دس' کو آپ نکال دیں لیکن ان 'دو' کو بھی ڈال دیں۔ اس کے ساتھ جناب سپیکر! ڈراوٹ سکیموں کے لئے جو مختص رقم ہے، وہاں دامان کا علاقہ ہے، مہربانی کر کے اس پر کام شروع کروادیں۔ وزیر صاحب Concerned سے میری گزارش ہے اور اسکے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ہمارے وزیر زراعت صاحب نے یہاں پر اسمبلی میں ایک Statement دی تھی کہ وہ جو فارم سروس سنٹر کی پالیسی تھی، اس کو Revise کر رہے ہیں اور اس کے بعد یہ ہوگا کہ نئی پالیسی جو ہوگی وہ زراعت کی بہتری کے لئے ہوگی لیکن ہمارے وزیر صاحب کہتے ہیں کہ پچیس فارم سنٹرز جو ہیں، ان کو مزید مستحکم کریں گے۔ تو کس کی بات صحیح ہے؟ کیا Concerned Minister کی بات صحیح ہے یا وزیر خزانہ صاحب کی بات صحیح ہے جو کہتے ہیں کہ ہم ان کو مستحکم کریں گے؟ براہ مہربانی اس کو دوبارہ Revise کیا جائے اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ وزیر صاحب نے جو میٹنگ Preside کی تھی، اے سی ایس صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے، ہر ایک اپوزیشن ممبر کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم آپ کو کم از کم ایک سکیم دیں گے لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ میرے خیال میں ڈیرہ اسماعیل خان میں تو کسی ممبر کی مرضی پر کوئی سکیم بھی نہیں ہے او باقی اپوزیشن بینچوں کا انشاءاللہ حال یہی ہوگا جو ڈی آئی خان کا ہے۔ میری یہ گزارش ہے اسلام میں ایفائے عہد کا بھی ذکر ہے، اگر مہربانی کر لیں آپ ایک Commitment کریں تو مہربانی کر کے اس کو پورا کریں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker:- The House is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔جناب شاہ راز خان صاحب! موجود نہیں ہیں۔ قلندر خان لودھی صاحب، موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! کورم میرے خیال میں مکمل نہیں ہے۔ اگر آپ کاؤنٹ کر لیں تو۔۔۔
جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ تو پہلے طے ہوا تھا قلندر خان لودھی صاحب۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں جی۔
جناب سپیکر: جی۔
جناب عبدالاکبر خان: جو ایجنڈا ہمیں ملا ہے، اس میں آپ نے دو نشستوں کا کیا ہے کہ آج دوسری نشست ہوگی، ایک تو اس میں ٹائمنگ کا ذکر نہیں ہے کہ کس ٹائم پر ہوگی اور دوسری بات یہ ہے کہ رولز کے مطابق چار دن ہیں۔ اگر آپ چار دن دیتے ہیں بجٹ ڈسکشن کے لئے تو وہ تو پھر ایک ہی نشست سے کام ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر بولنے والے ممبرز زیادہ ہوں تو تیسرے دن پر پتہ لگ جائیگا۔ اگر وہ ایک نشست میں ختم نہیں ہو سکتے تو چوتھے دن آپ دو نشستیں کر لیں لیکن اس سے پہلے اگر یہ ختم بھی ہو جائے تو Naturally آپ نے تو چار دن دینے ہیں اور Under the rules، کٹ موشن تو چار دن کے بعد لئے جائینگے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر آنریبل ممبرز تیسرے دن Speeches سے رہ جائیں تو پھر چوتھے دن آپ دو سیشن رکھ لیں، زیادہ کر لیں تو ختم کر لینگے۔ اگر اس سے پہلے Speeches ختم ہو جائیں۔ تو پھر بھی کٹ موشن آپ کو چار دن کے بعد لینے پڑینگے۔
جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب! آپ بجا فرما رہے ہیں۔ اسمبلی سیکرٹریٹ نے یہ کوشش کی ہے کہ چونکہ ہاؤس کے ممبران کی تعداد زیادہ ہے اور زیادہ معزز اراکین بجٹ پر بولنا چاہیں گے تو چونکہ ہم جمہوری لوگ ہیں تو ہم نے سیکنڈ وقت کا تعین اس لئے نہیں کیا کہ آپ سے صلاح مشورہ کر کے سیکنڈ وقت کا ہم آپ کے مشورے سے تعین کرینگے اجلاس کے لئے، ٹھیک ہے اگر آپ لوگ یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ چار دن کافی ہیں اور ہم ایوننگ میں اجلاس نہیں کرتے ہیں تو پھر تیسرے دن پر ہم دیکھیں گے کہ کوئی معزز رکن یا راکین رہ جاتے ہیں تو۔۔۔
جناب عبدلاکبر خان: میری ریکویسٹ یہ تھی کہ تیسرے دن کے لئے آپ کے پاس جو لسٹ آئی ہوئی ہے۔ چونکہ نام دینے کی کل آخری تاریخ تھی تو وہ لسٹ Naturally آپ کے پاس پہنچ چکی ہوگی تو اگر

تیسرے دن مثال کے طور پر زیادہ ممبرز رہتے ہیں تو چوتھے دن آپ دو سیشن کرکے انکو ختم کرلیں گے ،سارے ممبرز کو بولنے کا موقع دینگے۔

جناب سپیکر: لیکن ایک استدعا یہ بھی ہو گی چیئر کی طرف سے کہ آپ جتنی Time limit ہو گی،اس میں اپنی Speeches کو Conclude کریں گے تاکہ دوسرے معزز رکن کو بھی موقع مل جائے۔میرے خیال میں،Relevancy جو ہے،یعنی بجٹ پر تنقید اور مثبت تجاویز، کی حد تک آپ محدود رکھیں گے تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔جسطرح صبح سٹارٹ لیا ہے۔ان میں بعض کچھ ایسے الفاظ بھی دونوں طرف سے آئے ہیں جنکو نامناسب الفاظ یا پاکستان توڑنے،یا جہاد کے بارے میں ہیں۔تو میں انکو ریکارڈ سے خذف کرتا ہوں(تالیاں)جی سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب!وقفے سے پہلے ہمارے کچھ دوستوں نے واک آوٹ کیا تھا جو انکا حق تھا بحر حال میں جا کر انکو منا کر یہاں لایا ہوں اس Commitment کے ساتھ کہ ہمارے ایک معزز رکن نے جو الفاظ ادا کئے تھے،دونوں جانبین ایک دوسرے کو نہیں سمجھ سکے اور انہوں نے مجھے لکھ کر دیا ہے کہ میں نے اسطرح نہیں کہا ہے کہ پاکستان کو مسلم لیگ نے تقسیم کیا ہے بلکہ اسطرح بولا تھا کہ پاکستان کو مسلم لیگ نے بنایا ہے اور مسلم لیگ کو مسلمانوں نے بنایا اور مسلمانوں کو فرنگی دور میں غلامی سے نجات علماء نے دلائی ہے۔میرے خیال میں ان الفاظ۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ مولانا عصمت اللہ خان صاحب کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔لیکن وہ ملک مجاہد صاحب کے الفاظ تھے اور وہی میں ریکارڈ سے خذف کرنا چاہتا ہوں (تالیاں) اچھا اب فیصلہ یہ ہو گیا کہ شام کے وقت اجلاس نہیں ہو گا لیکن عرض یہ ہے کہ آپ بھی وقت اور ٹائم کی پابندی کرینگے اور میں بھی کرونگا ان شاءاللہ۔قلندر خان لودھی صاحب!آپ کے پاس صرف دس منٹ ہیں،ایک بجکر دس منٹ پر اپ نے تقریر شروع اور ایک بجکر بیس منٹ تک اپ نے Conclude کرنی ہے۔

جناب قلندر خان لودھی: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔شکریہ۔جناب سپیکر!میں پہلے ختم کرلونگا کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ میں اتنی زیادہ باتیں نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے کہ ان شاءاللہ Solid تجاویز دینگے۔
جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اس سے پہلے میرے دوستوں نے باتیں کی ہیں، ان پر کچھ خوشی بھی ہوئی ہے، کچھ ہمارے علم میں اضافہ بھی ہوا ہے اور ساتھ اسکے دکھ بھی ہوا ہے کہ جو مقصد سے ہٹ کر باتیں کی گئی ہیں، وہ اس فلور پر، نہیں کرنی چاہیئے تھیں۔
جناب سپیکر: Chapter closed ہے۔ بس آپ بجٹ پر بولیں۔
جناب قلندر خان لودھی: بجٹ تو ہمارا جی اربوں میں آگیا ہے بڑی خوشی ہوئی اللہ کرے کہ اس کا پریکٹیکل بھی ایسا ہی ہو جائے لیکن میں تو سب سے پہلے سینیئر منسٹر صاحب اور آپکی وساطت سے گورنمنٹ سے پوچھنا چاہونگا کہ جو ہمیں پانچ ملین تعمیر سرحد پروگرام کے تحت دیئے تھے اور انہوں نے کہا تھا، آج سے دو تین مہینے پہلے، جس پر میں نے فلور آف دی ہاؤس پر باتیں بھی کی تھیں اور اس پر میں نے انکو کہا تھا کہ ہمارے یہ ٹینڈر نہیں ہونگے اور یہ پیسے Laps ہو جائینگے حالانکہ انہوں نے ADP میں لکھا ہے کہ یہ Lapsable نہیں ہیں لیکن اگر یہ Lapsable نہیں تھے تو انکے ٹینڈر کیوں نہیں کئے گئے؟ یہ جون میں اگر اسکے ٹینڈر ہو جاتے تو اس میں یہ ہوتا کہ ہماری جو سبکی عوام کے سامنے ہوئی ہے، اس سے ہم بچ جاتے۔ ہمیں اپنی گورنمنٹ نے اپنی مرضی سے یہ پانچ ملین کے پیسے دیئے تھے، ہم نے اسکی سکیمیں دیں، ٹائم پر سکیمیں دے دیں، سب کچھ اس میں پورا ہو گیا۔۔۔
Mr. Speaker:- Order please.
جناب قلندر خان لودھی: اور چیف منسٹر صاحب نے اسکی Approval بھی دے دی۔ اسکے بعد جب میں دس تاریخ کو سیکرٹری بلدیات کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتے، یہ Lapsable ہیں، سیکرٹری تو سب اب بھی کہتے ہیں کہ یہ Lapsable ہیں لیکن چونکہ گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ یہ Lapsable funds نہیں ہیں تو ہم ان کی بات کو مان لیتے ہیں لیکن لوگوں کے سامنے جو ہم جھوٹے ثابت ہوئے ہیں، وہ گورنمنٹ جس کا منشور یہ ہے کہ ہم جو بات کہینگے، وہ کرینگے تو انہوں نے ہمارے ساتھ اور اپنے ساتھ کیوں زیادتی کی ہے؟ اگر یہ فنڈز Lapsable بھی تھے تو ٹینڈر کرنے میں کونسی قباحت تھی؟ اگر یہ جون میں ٹینڈر ہو جاتے تو یہ Time off سے بچ جاتے اور جولائی میں کام شروع ہو جاتے تو اس لئے میرا تو کچھ اس بجٹ سے یقین اٹھ گیا ہے، اگر پانچ ملین جو گورنمنٹ نے وعدہ کیا تھا، وہ ہی وفا نہیں

ہواتواسکے بعد اب یہ جوار بوں والے مسئلے ہیں، یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ سننے والی بات ہے، سنتے رہینگے لیکن اسکے ساتھ ایک دوسری بات، اس کا تو میں چاہونگا کہ سینیئر منسٹر صاحب مجھے اس کا Proper جواب دے دیں، چونکہ یہ ٹینڈر اب بھی ہو سکتے ہیں اگر جون میں ہو جاتے تو، چونکہ اس میں آپکی بھی عزت، آپکی گورنمنٹ کے لئے بھی ایک اچھی بات ثابت ہوتی ہے اور ہم لوگوں کی بھی سبکی ختم ہو جائیگی کیونکہ ہم لوگوں کے سامنے جھوٹے ثابت ہو گئے ہیں، ہم کوشش کرتے ہیں کہ وہی بات کریں جو سچی ہو اور پھر آپ سے بھی بڑی تحقیق کے ساتھ پوچھتے ہیں لیکن باوجود اس کے ہم جھوٹے ثابت ہو گئے ہیں اور اس سے اس ہاؤس کی بڑی بدنامی ہوئی ہے، نیک نامی نہیں ہوئی ہے ایک تو یہ بات تھی، دوسری بات یہ تھی کہ جیسے میرے دوستوں نے بھی فرمایا اور اصل بات بھی یہ ہے کہ آپ نے 60% ڈسٹرکٹس کو دیا اب ڈسٹرکٹس کو آپ نے 60% دے دیا، سب کچھ آپ نے اسکو دے دیا لیکن اسکی ذمہ داری یہ ہے۔ ابھی کل کی جو بات ہے، شاید مجھے آپ کہیں گے کہ یہ Relevant نہیں ہے لیکن بات یہ ہے کہ جو Important بات ہے، وہ کرنی چاہیئے کہ ڈسٹرکٹس گورنمنٹ پیسے لے گی تو 60% فی صد ہی لے گی، اختیار بھی انکے پاس ہے ہم Elected لوگ وہاں ایبٹ آباد میں موجود تھے، میں وہاں گیا بھی ہوں، انہوں نے مجھے اپنی کسی بات میں شریک نہیں کیا، اور یہ ایسے آدمی کے متعلق ایسے آدمی سے قتل ہو گیا ہے اور ایک آدمی ضائع ہو گیا ہے، قابل آدمی Cream آدمی تھا لیکن ضائع کس سے ہوا ہے؟ سردار معظم کو ایوب ہاسٹل کمپلیکس میں وی آئی پی پروٹوکول حاصل ہے۔ ملزم ہسپتال کے انتظامی افسران کا ہمجولی تھا، ایم ایس کرنل ریٹائرڈ نواز اور چیف ایگزیکٹیو میجر جنرل پرویز اختر بٹ کے ہمراہ محفلیں سجاتا رہا۔ یہ اخبار کی سرخی ہے۔ ایسا شخص جو کہ انکے پاس چوبیس گھنٹے وہاں بیٹھتا ہے وہ ایسی باتیں کرتے ہیں، رات کو بارہ بجے، ایک بجے واقعہ ہو جاتا ہے اس کے لئے میرے ضلع کے لاکھو عوام کو یہ دوسری ایک سرخی پڑھنے "ایوب میڈیکل کمپلیکس قحبہ خانہ ہے، شراب اور شباب کا استعمال معمول بن گیا ہے" اس سے آگے چونکہ میری بہنیں، بھتیجیاں بیٹھی ہوئی ہیں، میں نہیں پڑھ سکتا۔ آپ اس اخبار کو منگوا کر پڑھ لیں چونکہ اس فلور پر ہمیں بہت سی باتوں کا خیال کرنا پڑتا ہے کہ ایسی بات منہ سے نہ نکل جائے جو کہ کسی کے لئے باعث دل آزاری ہو یا سمجھیں کہ مناسب نہیں ہے۔ جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ ایک لاکھ انسانوں کو دو راتیں اور ایک دن تکلیف دی گئی ہے اور چند بچوں

کی وجہ سے، وہ بچے سمجھائے جاسکتے تھے وہ بچے زور سے بھی کنٹرل کئے جاسکتے تھے، اس دن لاشیں میں نے دیکھی ہیں، گاڑیوں میں لاشیں رکھی ہوئی تھیں میں بھی چار گھنٹے وہاں پر پھنسا رہا ہوں، پھر میں واپس گھر چلا گیا، تو لاشیں جو تھیں وہ نہیں گزر رہی تھیں، دو آدمی اس وقت ہسپتال میں مر گئے وہ یرقان کے مریض تھے، انکو فسٹ ایڈ نہیں ملا وہ مر گئے۔ عورتیں اپنے مریضوں کو سٹریچر پر ڈال کر گیٹوں پر لے آئیں مردوں کو وہ چھوڑتے نہیں تھے۔ یہ بتائیں جی کہ کس کی یہ نیک نامی کر رہے ہیں۔ جن کے لئے آپ بجٹ کی بات کر رہے ہیں جن لوگوں کے لئے آپ یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس آپ کو بدنام کرنے کے کیوں درپے ہیں؟ میں آپکی وساطت سے یہ کہونگا گورنمنٹ صوبہ سرحد سے کہ یہ ذمہ داری کیوں نہیں Face کرتی؟ یہ کسی سے مغلوب نہ ہو۔ اگر مرکز ٹھیک ہے، جائز ہے، ہمارے صوبے کے ساتھ ٹھیک ہے اور جائز بات کرتا ہے تو ہم اسکی بات مانیں گے۔ اگر ہمارے صوبے کا استحصال کریگا، اگر صوبے کے ساتھ وہ زیادتی کریگا، ہم اسکو بھی دوٹوک کہہ دینگے۔ یہاں جماعتوں کا یہ مطلب نہیں ہے۔ ہم پہلے مسلمان ہیں، اسکے بعد ہمیں اپنا صوبہ عزیز ہے، اپنا ملک عزیز ہے۔ جو بات اچھی ہوگی، اس کو ہم اچھی کہیں گے۔ جو بری ہوگی، اسکو بری کہیں گے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے آپ کی گورنمنٹ صوبہ سرحد کو بدنام کیا، پورا دن وہاں، ایک دن پورا اور دو راتیں جو کچھ ہوتا رہا ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو تکلیف ہوئی، اور وہ بڑے مزے سے مذاکرات کر رہے ہیں۔ یہ کونسی بات ہے؟ کہ اس پر کنٹرول نہیں ہوسکتا۔ یہ گورنمنٹ بدنام کرنے کا ایک منصوبہ تھا جس پر صوبائی گورنمنٹ سے آپکی وساطت سے میری یہ ریکویسٹ ہوگی فلور آف دی ہاؤس پر کہ اس پر ایکشن لیا جائے۔ اگر ہر ایک کو من مانی کے لئے چھوڑینگے، ٹھیک ہے، قتل بہت زیادتی ہے، زیادتی ہوئی ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا لیکن اسکے بعد کیا ہوگا کہ ہر آدمی Law and Order کو اپنے ہاتھ میں لے گا وہ ایک دوسرے کو ذبح کریگا، وہ بے گناہ کو بند کریگا۔ یہ کونسی ہماری گورنمنٹ ہے۔ صوبے کی گورنمنٹ ہے یا ڈسٹرکٹ کی گورنمنٹ ہے؟ چونکہ مجھ سے پہلے بہت سی باتیں بجٹ پر ہوچکی تھیں میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ بڑی بری بات ہے کہ اس چیز کا اسکا حق نہیں بنتا کہ وہ اسکو بدنام کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، تھینک یو، قلندر خان لودھی صاحب میاں نثار گل صاحب!

میاں نثار گل: ماته خو پته نه وه خو تاسو نمبر را کړو خو ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: تاسو نوم ورکړے دے نو۔

میاں نثار گل: شکر الحمد للہ۔بجټ خو زمونږه د صوبے بجټ دے۔شکر الحمدللہ چې نن2003-04بجټ په دے اسمبلئ کښې په هغې باندې بحث کیږے۔سپیکر صاحب دا کوم بجټ چې پیش شوې دے ،زه پرون د پشاور نه کرک ته تلم، ما ټوله کاپی را واخسته،نو د چترال نه تر ډی آئی خان پورے ،زه سراج الحق صاحب ته،ایم ایم اے گورنمنټ ته پدے باندې شاباش ورکومه (تالیاں) چې دا سې یوه ضلع نشته چې هغې کښې ترقیاتی کارونه که هغه اوبه دی،که هغه هسپتالونه دی،که هغه سکولونه دی خو شکر الحمدللہ چې په بونیر باندې او کرک باندې ډیر نعمتونه دی۔په بونیر ئے هم کړے دے او په کرک ئے هم کړیدے۔جناب سپیکر!زمونږ صوبه ډیره غریبه صوبه ده، (مداخلت) په بونیر او په کرک دواړوں،ما دواړه یاد کړل۔۔۔

جناب سپیکر: نه خیر دا 'بنوں' ئے ووئیل نو بونیر په خله وراغلے۔

میاں نثار گل: دا یم ایم اے حکومت کړی دی۔جناب سپیکر!دا کوم بجټ چې پیش شوې دے ،دے کښې دا یو شے چې دادس هزار پوستونه کوم چې په سکولونو کښېAppointment کیږی،داهم زه دا یم ایم اے حکومت ته مبارکباد ورکومه په وجه د دې (تالیاں) چې د دې پهلے حکومتونه تیر شوې دی،بے روزگاری ټولو ته پته ده چې څومره بے روزگاری ده دے ملک کښې،خویو سوال دے ،وزیر تعلیم هم ناست دے ،فنانس منسټر هم ناست دے ،مشتاق غنی صاحب سره خبرے کوی،چې د دېدپاره څیز داسې اوشی چې یونین وائز دا پوستونهRecommend شی چې یونین وائز خلقو ته داAppointment ملاؤ شی۔او که داداسې ملاؤ شولو چې یوسړے ساټھ کلومیټر لرے وی،هغه هلته سکول ته نه ځی نو بیا به دا پوستونه هسې ضائع شی۔باقی دے بجټ کښې چې کوم اصلاحات شوې دی څوک وائی چې دے کښې د پیښور په پکښې څه نشته۔څوک وائی چې د چترال پکښې څه نشته خو زه د وعدے سره وایمه چې

کوم منصفانه تقسیم شوې دے ہر ځائے ته پرون زما یو رورناست وو ټانک والا،ماته ئے ګله اوکړه چې یره وزیر اعلیٰ صوبه سرحد ته به ځو،دټانک څه پکښې نشته دے نه۔ماجی پرون ګاډی کښې لیدل،ټانک ترینه ټول ډک وو۔اوس مے ورته اووئیل چې ظالمه تا ګله هم کوله او ټانک پکښې ډیر زیات وو۔نو حقیقت دا دے چې په دے کښې دا تقسیم نه دے شوې چې دادا پوزیشن والا دے اوکه دا دګورنمنټ دےخو څه اصلاحات چې دوئ نوے کړی دی۔هغه دا اصلاحات چې د ام ایم اے حکومت جوړ شو،مونږ دفیملیز خلق یو نو فیملیز به پوښتنه کوله چې یره دایم ایم اے حکومت را غلو،په خواتین باندې به ډیرے پابندئ راشی خو داسې خو ثابته نه شوه په وجه د دې چې شکر الحمدللّٰه چې نن د خواتین یونیورسټی هم اعلان اوشو چې د خواتین یونیورسټی به هم جوړیږی

(تالیاں) خو زه چې د کومے علاقے اوسیدونکے یمه،ډاکټر ذاکر خان خو ناست دے ،دهغه علاقے څه مسائل شته دے ،که نن زه په فلور باندې اوغواړمه نو زه به بدنه ښکاریږم چې هغه داوبو مسئله ده سراج الحق صاحب!زما یوه ډیره ضروی خبره ده۔جناب سپیکر،1998 یو فنډ راغلې وو د کوهاټ دپاره دجاپان ایډ،انیس کروړروپئ وے چې هغه به په کوهاټ او کرک کښې استعمالیږی۔هغه انیس کروړ روپئ1989او1999او2000،2001او2002ہر کال په اے ډی۔پی کښې راغلل خو هغه استعمال نه د شوې،هغه دلته په خزانه کښې پرتے دی۔اوس هم هغه پیسے په اے۔ډی۔پی کښې راغلې۔زه سراج الحق صاحب ته دا سوال کومه چې هغه پیسے ریګونو دپاره وے چې په دے باندې به څلور ریګونه اغستې شی؟نو هلته که ریګونه واغستې شی نو دا به فضول وی۔اوس هم په اے۔ډی۔پی کښې لیکلی دی چې په هغې باندې به ریګونه آخلی۔نو زه دوئ ته دا ریکویسټ کومه چې که دا پیسے واټر سپلائی سکیم تهConvert کړی نو دا به یو غټ نعمت وی۔دایم ایم اے حکومت په کرک اوکوهاټ باندې چې داوبو مسئله به ئے حل شی ولے چې پیسے پرتے دے د1998نه او استعمال ئے نه دے شوې۔زه سپیکر صاحب،دا ورته هم وایمه که ته بونیر ته پکښې زما حصه شته دے،خو چې داپیسے کم ازکم په استعمال کښې راشی باقی شکر الحمدللّٰه خو یو دغه شته دے ،زه دا عرض کومه چې کوم دا دوه نوے صنعتی بستی چې کهلا وئ،د دې

سره زما اتفاق نشته دے۔انډسټریل زون ډیر دی۔په ډی آئی خان کښې هم شته دے ،په رسالپور کښې هم شته دے ،ګدون هم دے ،نور که مونږ کهلاو کړو نو دا به ښه نه وی چې مونږ انډسټریل زون کهلاو کړل۔پکار دادی چې کوم زړے انډسټری دی چې هغه مونږ روانے کړو۔هغې ته مونږه پروګرام ورکړو۔نو که دوئ دا اوغواړی چې زړے انډسټری دروانے شی نو خلقو ته به روزګار ملاوشی۔که نوے انډسټری مونږ ډیرے کهلاو کړو نو د هغې به څه برکت نه جوړیږی۔باقی د ایریګیشن متعلق زه بار بار دا وایمه چې دا پاکستان په څلور صوبو کښې تقسیم شوې دے چې مونږه د صوبه سرحد حصه یو خو دلته مونږه د جنوبی اضلاع نمائیندګی کوو او څوک دډیردی،څوک د چترال،مونږ دجنوبی اضلاع یو،زه دایریګیشن متعلق وایمه چې زما د ضلع دپاره د ایریګیشن مد کښې یوه پیسه هم نشته دے۔ که کوم ډیمونه،سراج الحق صاحب ماته مبارکی راکړې وه چې داContinue اوساتل۔خو هغه دډیر وختی نه شروع وو۔ډیره پروګرام کښې د دې ګورنمنټ نه مخکښې شروع شوی وو او دوئ هغوې ته فنډز ورکړل۔چې هغه دچلغوزډیم دے او که هغه شرقی ډیم دے ،زه په دے شکریه ادا کومه چې هغه ډیمونه روان شو خو مونږ سره نوے ډیر ځایونه دی چې بارانی ډیم په بیس لاکه ،په پچاس لاکه ،په تیس لاکه روپئ باندې هغه جوړیدے شی۔نو دوئ په هغې کښې پچاس لاکه سی ایم ډائریکټو دی چېFeasibility د جوړه شی۔ډیمز دی،Approve شی نو پچاس لاکه روپئ خوئے هغې ته کښېی خو دے خوConstruction دپاره څه نه ایږدی نو زه ایریګیشن منسټر صاحب او سراج الحق صاحب نه دا سوال کومه چې زمونږه جنوبی اضلاع کښې چې کومے بارانی اوبه ضائع کیږے یقین کوئ که داپیسے دا بارانی اوبه چې کومے ضائع کیږی،که د دې دپاره بیس لاکه،تیس لاکه باندې مونږ سمال ډیمونه جوړکړو نو هغه ډیمونه به زمونږ واټر ټیبل هم اوچت کړی هغه ډیمونه به زمونږ د ایریګیشن کار هم کوی،هغه ډیمونه به زمونږ دپاره ډیره فائده کوی،خو زه دا یوRequest دډیر اخلاص سره کومه چې دا یوشے دمونږ سره اومنی چې زمونږ خو دا امید وو چې2003او2004 کښې به مونږ سمال بارانی ډیمونه جوړوو،نو پیسے هم شته دے که جنوبی اضلاع باندې لږ غوندې مهربانی اوشی نو دا به ډیر

ښه وی۔زه په دے فلور باندې د ایم۔ایم۔اے حکومت شکر گزار یمه چې زه یو ایم۔پی۔اے به د پاکستان تحریک انصاف د طرف نه،خوزما په حلقے کښې چې کوم ډیویلپمنټ کارونه اے۔ډی۔پی کښې په ضلع کرک کښې آچولی دی،دا سې ئے وزیرانو ته نه دی ورکړی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریه،میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: زه دا امید ساتمه چې دوئ به مهربانی کوی،ځنګه چې په اے ډی۔پی کښې دی چې دا ټول جاری اوساتی۔

جناب سپیکر: شکریه،شکریه۔سید محمد علی شاه باچا۔فیصل زمان صاحب،نگهت یاسمین اورکزئی صاحبه

آوازیں: صاحب!Lapse کړئ،نشته

جناب سپیکر: اچھاLapse دے بالکل۔خلیل عباس صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: شکریه سپیکر صاحب،د نمبر موقع مو را کړه جی۔

جناب سپیکر: مختصر جی۔

جناب خلیل عباس خان: لس منټه خو دی جی۔ستاسو شکر گزار یم چې په دے اہم موضوع مو ماته موقع راکړه۔چې زه هم د خپلو خیالاتو اظهار اوکړم۔جناب سراج الحق صاحب دلته بجټ سپیچ اوکړو او بجټ ئے پیش کړو خو چې کله مو د اے۔ډی۔پی کتاب کتلو نو دا ویسښته راباندې اوډریدل ځکه چې په دے کښې چې کوم خصوصی طور باندې د بعضو ضلعو او دبعضو حلقو ذکر دے۔او هغه چې موکتل او خپل ضلع او خپل حلقے ته مو کتل نو خدائے شته چې ویښته راباندې اوډریدل خو بهر حال هغه دغه شو جی،هغې به هم زه راځم خو په ټولوکښې ړومبے زه یو ډیر اہم څیز ته ستاسو توجه او د حکومت توجه راوستل غواړم،هغه دا دے سوشل ویلفئیر او سوشل سیکورټی۔مونږ خو دلته صوبه سرحد کښې د اسلام راوستو،مطلب دادے چې کوشش کوی،گورنمنټ لگیا دے۔ډیره ښه خبره ده۔الحمد لله مونږ ټول مسلمانان یو،مونږ ټول د دې په حق

کښې یو۔خو مونږ ته داکتل پکار دی چې کوم ددنیا ترقی یافته ممالک دی،هغوی ترقی څنګه کړې ده؟هغوی زمونږ داسلام نه ښه ښه څیزونه،بلکه زمونږ اسلام خو ټول ښه دے ،دښه څیزونو یوه مجموعه ده،دهغې نه ئے دخپل مطلب څیزونه اخذ کړی دی او خپل دغه ئے ورسره شامل کړی دی او هغوی ترقی کړې ده۔سوشل سیکورټی او سوشل ویلفیئر،دا یو داسې سیکټر دے چې زمونږ حکومت هغې ته صرف0.4پرسنټ په بجټ کښې مختص کړی دی۔زمونږه تباهی،کرپشن چې کوم زمونږ په معاشره کښې دے ،دهغې یوه بنیادی وجه داده چې زمونږ سوشل سیکورټی نشته دے۔زمونږه که سرکاری ملازمین دی او که مونږه یو زمونږه په دماغ کښې دا دی چې که سباء مونږ بوډهاګان شو،که زمونږ بچو ته هائر ایجوکیشن پکار وی،که زمونږ سره خپله څه جمع پونجی وی نو مونږ به هغه اوکړو ګنی هیڅ به مونه کیږی۔دنیاکښې کوم،یورپ کښې چې کوم ویلفئیر سټیټس دی،ډنمارک،سویډن،انګلینډ،نور،هغوی په خپل سوشل سیکیورټی باندې ډیره توجه ورکړې ده۔هغوی داپرواه نه کوی چې بوډها شوم نو څوک به مے پالی؟که بیمار شوم یا حادثه مے اوشی نو څوک به مے هسپتال ته بیائی او څوک به مے Look after کوی؟هغوی صرف دهفتے ،هفتے خپل محنت کوی او که پهWeekend باندې ۔۔۔۔۔۔په کلبونو کښې الوځوی او که په بازار کښې ۔۔۔۔۔۔بیا الوځوی که په هر ځائے کښې ئے الوځوی۔هغوی دسباء فکر نه کوی۔که مونږه سرکاری دفترونو ته لاړ شو،زمونږ کوم بیوروکریسی یا سرکاری خلق چې دی نو هغوی تهPublic servants هم وائی،دهغوی کار داده چې هغوی دفترونو کښې ناست دی،دخلقو دپاره چې کارونه کوی،دخلقو کارونه دآسانه وی،خو دلته پریکټس دهغې برعکس دے۔هغه داده چې هغه زمونږ خلقو کارونه نور هم پیچیده کړی د خپلInterest دپاره۔چې هغوی ته خپل څه ملاو شی،داټول که زمونږ پاکستانی معاشره کښې هر چاته سوشل سیکورټی او سوشل ویلفیئر هغه ته حاصل وی نو هغه هیڅ قسم کرپشن نه کوی۔زه جی اس بجټ طرف ته راځم اوزه دخپلے حلقے په باره کښې به خبره کومه یو بل ډیر اهم شے ،انډسټریز دی۔انډسټریز دے کښې ذکر دے ،دنوے انډسټریل اسټیټ ذکر دے ،زما د دې په باره کښې داګزارشات دی چې بجائے نوئے انډسټریل

اسټیټس کهلاولو نه دا کوم انډسټریل اسټیټس چې زمونږ دی، په رسالپور کښې یو سپیشل انډسټریل زون دے او یو ایکسپورټ پروسیسنګ زون دے که ددویIncentives ګورنمنټEnsure کړیInvestors ته، نو په دے ځائے کښې به ډیرے انډسټرئ اولګی دهغې باره کښې د هغوېIncentives ensure کیدو باره کښې په دے بجټ کښې هیڅ قسم ذکر نشته دے چې آیا دا به نور څوکاله چلیږی او ددوئ څه پروګرام دےاو دایو واحد شے دے چې هغه زمونږ-Un employment ختمولے شی ځکه چې په سکولونو کښې په ډاؤن سائزنګ، رائټ سائزنګ کښې یا په سکولونو کښې د بهرتئ دا مسئله نه حل کیږی ځکه چې لکهونه خلق زمونږ بے روزګاره دی۔ سکول او لټریسی کښې د نوښار په حواله باندې زه خبره کومه377نوئے پراجیکټس په بجټ کښې هغې ته ساتلی شوې دی او د بجټ6.8پرسنټ هغې ته مختص شوی دی جی۔ دد غه خبره خو داده۔ دافسوس ورته اوایمه که څه ورته اووایمه جی، زه خو په دے نه پوهیږمه چې داسېConstituencies شته دے جی، دبنوں خو هډو ذکر نه کومه، دبنوں خو، دبنوں نه علاوه هم داسېConstituencies شته دے چې په یوConstituency کښې پینځه دجینکو او پینځه د هلکانو مډل سکونونه اپ ګریډ شوی دی هائی ته او په هم هغهConstituency کښې اوو دهلکانو او درے دجینکو پرائمری سکولونه نور اپ ګریډ شوی دی او زما په ټول، دادیو حلقے مخصوص، د کرک د یوے حلقے خبره کوم او زما په نوښار ټوله ضلع کښې چې پینځه صوبائی حلقے پکښې شامل دی، په هغې کښې صرف شپږ پرائمری سکولونه چې دی، هغه به نوے جوړیږی او پینځه مډل نه هائر ته اپ ګریډ شوې دی جی۔ زه جی ستاسو په وساطت سره ایجوکیشن منسټر صاحب ته دا عرض کوم چې د کرک یوه حلقه، چې په یوه حلقه کښې پینځه ګرلزاو پینځه بوائز مډل سکولونه هائر شوی دی، په یوه حلقه کښې، هم هغه حلقه کښې اووه د هلکانو او درے د جینکو پرائمری سکولونه اپ ګریډ کیږی۔ دادیوے حلقے خبره مے اوکړه او ورسره زما چې دویمه خبره وه، هغه ماټول دنوښار ضلع د پینځه حلقو خبره اوکړه چې په ټول نوښار ضلع کښې صرف شپږ پرائمری سکولونه اپ ګریډ کیږی او پینځه مډل اپ ګریډ کیږی نو هم دغه شان ما ته دے کښې دنظام پور دپاره یوګرلز هائی سکول غوښتے

وو،په43کلومیټر علاقه کښې،دازما خوش نصیبي ده چې سراج الحق صاحب هغه علاقه کتلې ده،دوی دهغې نه واقف دی،په43کلومیټر علاقه کښې یو ګرلز هائی سکول نشته دے ا دهغې په دے اے۔ډی۔پی کښې ذکر نشته دے او دغه شان ما دیو هائر سیکنډری دپاره وائینا کړې وه اوRequest مے کړے وو،هغه هم پکښې چرته ذکر نشته دے۔دنظام پور ډګری کالج په اے۔ډی۔پی کښې ذکر دےاو ډګری کالج نظام پورCompletion وو30جون،2003 باندې هغه خو آل ریډی یوComplete سکیم دے او د هغه په دے جون2003کښېCompletion وو۔اکوړه خټک یوCentrally located ځائے دے،هغلته Already یو ډګری کالج شته دےخو دافسوس خبره داده چې په هغې کښې په ډګری لیول د سائنس کلاسونه نشته دے۔هغه ایجوکیشن ډیپارټمنټ سمری رالیږلے وهA.D.P. کښېEnclosure هغه هم پکښې نشته دے۔د دې نه علاوه د هیلتھ ډیپارټمنټ دهیلتھ به زه ذکر اوکړم۔چې بیا به زه هغه دنظام پور علاقےته راځمه،د دې علاقے نه اتیا کلومیټره لرےیوB.H.U نوښارکښې ده او د دې دR.H.CدStrengthen کولویا هلته دBHUدStrengthen کولوهیڅ ذکر په دے بجټ کښې نشته دے۔بل داJapanese Assistance Roads خبره زه کوم۔د دې فیز2شروع کیږی او دهغې دپاره3833ملین روپۍ مختص شوې دی،Preparatory stage کښې دے جی۔زه به حکومت ته دا خواست کومه چې زما حلقه پکښې شامل کړی بلکه نوښار ټوله ضلع د پکښې شامل کړی،بونیر د پکښې شامل کړی،داسې نورے چې کومے پسمانده علاقے دی،هغه دپکښې په خصوصی طور باندې شامل کړی۔بل دا اے۔ډی سیریل نمبر1243باندېRehabilitation of Afghan Refugees posting Areasداد U.N.D.P. یوAssistance Project دے جی،1440ملین روپۍ دے ته مختص شوې دی،دے باره کښې مایو سوال هم د اسمبلۍ په سیکرټریټ کښې جمع کړے دے خو دهغې له تراوسه جواب نه دے راغلے۔زمادKnowledge مطابق چې ما داسلام آباد نه د دې معلومات کړی دی،زمونږ د صوبه سرحد هر ضلعے دافغان مهاجرین بوجھ برداشت کړے دے،خو افسوس داده،داU.N.D.P. چې دا1440ملین روپۍ ورکړی دی،په هغې کښې صرف درے ضلعے شاملے

دی۔په هغې کښې هری پور شامل دے،پشاور رورل پکښې شامل دے او هنګو پکښې شامل دےاو چې هم دغه۔او چې کله د بهر نه ښه وفد راغلو او مهاجرین به ئے کتل نو په ټولو کښې رومبے به ئے د جلوزو کیمپ ته راوستل یا به ئے داکوړی کیمپ ته راوستل زما دا خواست چې دے کښې بونیر ضلع او نورو چې کوم د د بمهاجرین بوجه برداشت کړے دے،هغه د پکښې شامل کړے شی خه جی دا بل یو اے۔ډی۔پی سیریل نمبر1245 باندې دے دا'رورل واټر سپلائی سینی ټیشن،DFID Assistance یو پراجیکټ دے۔مونږ خو هغه پیسے غواړو چې کوم بهر نه مونږ ته راځی۔نو مونږ هم خپل حق غواړو۔سراج الحق صاحب خوراته ښه زیات نه دی راکړی خو د بهر نه چې ښه راځی نو په هغې کښې د حصه راکړی۔دا یو پراجیکټ دے د740 ملین روپو۔دا واټر سپلائی سکیم دے۔په دے کښې زما دا خواست دے چې زما حلقه کښې،په خدائے یقین اوکړئ جی،زه درته په فلور آف دی هاؤس دا خبره کوم چې د دې دپاره زه یو ټیوب ویل غواړم چې په اوړی کښې زنانه کوہی ته کوزیږی او هلته هغه په کټورئ بوقه ډکوی او د پاسه ئے نور خلق راکاږی۔ماسم خیل د دغے کلی نوم دے۔زه د هغې دپاره یو ټیوب ویل غواړمه چې کم از کم د هغې دپاره یو ټیوب ویل راکړئ دا واټر سپلائی۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ډیر مهربانی۔

جناب خلیل عباس خان: یو منټ جی۔C.I.P یو پراجیکټ دے دا هم SDC assistance دے دا چې کوم Low income areas دی لکه بونیر هم پکښې راځی جی،دا سې پکښې خمونږ د نوښار ضلع (قہقہے) ښه کلی راځی جی۔1259 ملین روپئ دے ته مختص شوی دی،1259 ملین جی۔دے کښې جی داټول دے Southern districts ته شوې دی۔جی زمونږ دا درخواست دے پکښې چې بونیر،نوښار،ورسره مردان او چې کومے علاقے دے کیټګری کښې راځی،هغه د پکښې شاملے شی جی۔بل جی Environment sector کښې جی،دا سیریل نمبر1148 باندې جی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا د بونیر ذکر چې بار بار کوے ،زما په خیال د بشیر بلور صاحب همره ټائم اخلے که؟

جناب خلیل عباس خان: بس جی دا یو بل دغه دے ،دا هم د افغان رفیوجی سره تعلق لری۔ دے environment Sector کښې جی ADP دا سیریل نمبر 1148 باندې دے ،دا دے جی Revised environment profile of N.WF.P. including study on environmental effects and damaged cost by Afghan refugees 13.40 ملین دے ته دے جی نو دے کښې هم زما دا درخواست دے جی چونکه زمونږه نوښار کښې جلوزو ،اضاخیل او یو ډیر دا یو ډیر لوئے کیمپ دے او چې کوم ګورا د بهر نه راغلې دے نو دے کیمپ ته ئے راوستے دے۔نو اوس چې کله پیسے راځی نو هغې کښې هم ځمونږه هغه پکار ده جی۔ښه جی۔نو دا زما یو څو ګزارشات وو ،امید دې چې په دے باندې به دوئ غور اوکړی۔

Mr. Speaker:- Thank you very much.

میاں نثار گل: پوائنٹ آف آرڈر جی۔پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: قربان علی خان۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: قربان علی خان۔Absent دے۔

جناب قلندر خان لودھی: ایک بہت ضروری بات ہے۔Japanese Aid کی میرے دوست نے بات کی ہے،بونیر کی بات نہیں کی Japanese کے یہ پیسے Laps ہو رہے ہیں اس لئے یہ اسے Approve نہیں کرتے کہ 20% جو شیئر گورنمنٹ کا ہے جناب سپیکر۔یہ صوبائی گورنمنٹ ان کو دے نہیں رہی اور 80% ان کا ہوتا ہے اور اگر یہ 20% ان کو نہ ملا تو یہ سکیمیں صوبے کی چلی جائیں گی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب،تاسو څه وایئ؟

میاں نثار گل: زه دا وایمه جی،زه د خلیل عباس صاحب شکریه ادا کومه چې دوئ اے۔ډی۔پی اوکته خو دوئی پکښې د یوے حلقے ذکر خاص اوکړلو۔یو منټ جی---

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: قربان علیAbsent دے۔

میاں نثار گل: یو منټ جی۔زه دا عرض کومه چې شکر الحمد للّٰه خو بله ورځ دوئ دکرک مسائل متعلق خبرے۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: محمد مظہر جمیل علیزئی صاحب۔

میاں نثار گل: زما خبره به پوره اورئ۔

Mr. Speaker:- Alizai Sahib! Absent.

میاں نثار گل: زه درته یو شعر وائیمه چې

"کبھی ہم سے کبھی غیروں سے شناسائی ہے"

بات کہنے کی نہیں تو بھی تو ہر جائی ہے۔

جناب سپیکر: نوابزادہ طاہر بن یامین صاحب۔جی!

نوابزادہ طاہر بن یامین: د سباء دپاره تاسو وئیلی وو جی۔تاسو ماته د سباء دپاره وئیلی وو۔

جناب سپیکر: امیر رحمان صاحب۔

جناب امیر رحمان: بسم اللّٰه الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر صاحب!ځنګه چې زما دے ملګرو رونړو ذکر اوکړو نو دغه شان دے بجټ دے کاپئ کښې هم زمونږه د صوابئ د ضلعے پکښې څه ذکر هم نشته دے۔هغه هم نظرانداز شوې ده لکه ځنګه چې بونیر ځائے په ځائے پاتے شوې دے پکښې،په دے کښې (قہقہے) صوبه سرحد کښې چې کوم دغتو سړکونو دجوړیدو لکه دډی آئی خان چې راغلی دی او د بنوں،نوغه شان په صوابئ کښې هم خراب سړکونه او روډونه وو۔پکار داوه چې هغې کښې شامل شوې وے۔دے سره چې دے د معدنیاتو دپاره هم دوئ ددوو ټیکنیپل کالجونو ذکر کړے دے نو دا تپوس هم دے کښې کوۀ چې آیا دے کښې ضلع صوابی شامله ده او که نه ده؟او که شامله نه وی نو

مهربانی د اوشی چې داهم هغې کښې شامله شی ځکه چې هلته کښې هم د معدنیاتو غرونه شته۔ډیر غریبانان مزدور کار دی چې هلته کښې کارونه کوی نو چې دے کښې هم د ټیکنیکل کالج دپاره څه بندوبست اوشی او ورسره ورسره دوئی ذکر کړے دے په بجټ کښې د دوو صنعتی اسټیټونو،نودغه شان مونږ سره په ضلع صوابئ کښې هم ګدون انډسټریل اسټیټ پروت دے نو مهربانی دے اوشی چې نوی ته دومره ضرورت نشته دے چې څومره،دے زړو ته د اہمیت ورکړے شی ځکه چې دهغې نه قبرستان جوړ شوې دے۔نو په هغې باندې هم غور پکار دے۔ دغه شان زمونږه ضلع صوابئ چې ده،دا یوزرعی،یو زمیندارہ ضلع ده او په دے کښې دا د ډیرو وختونو نه داسې یو کیش کراپ نه دے شوې نو مهربانی د اوشی دتمباکو سره ورسره په صوابئ ضلع کښې یو شوګر مل هم جوړ کړے شی۔او ورسره چې څنګه سنټرل ایکسائز ډیوټئ ته ځونږ دتماکو38ارب روپئ ځی نو دے ضلع صوابی کښې،په بونیر کښې،مانسهره ،داسې نور چارسده،مردان کښې چې دتمباکو کوم پیداوار کیږی،داعلیٰ۔ډیر ښه کوالټی تماکو پیدا کیږی نو څنګه چې په پنجاب کښې د پنبے ،دغنمو او د وریژو چې کومے پیسے وی،هغه صوبے ته ځی او هغه تقسیمیږی نه،نو دغه شان مهربانی داوشی چې زمونږه صوبے ته هم دا38ارب روپئ چې دے دا د ملاؤشی چې په دے باندې زمونږه نور څه داسې تعمیری کارونه په ضلع صوابی کښې اوشی او دایجوکیشن په حواله سره نو زمونږ منسټر صاحب ناست دے ،نوډیر زیات مونږ ته تکلیفونه شته څنګه چې دوئ۔مخکښې خو هم د اسمبلئ په فلور باندې په مختلف موضوع باندې خبرے اترے شوې دی چې د پبلک سکولونو،دپرائیویټ سکولونو باندې دوئ چې کوم فیسونه معاف کړی دی یا پهPercentage باندې د عاجزانانو دپاره کوټه راوستے ده نو دغه شان مونږه هم دا وائیو چې پرائمری سکولونه د زیات شی۔په ہر کلی کښې،په ہر یونین کونسل کښې د مډل سکولونو ضرورت شته،دہائی سکولونو ضرورت شته نو هغه هم د منسټر صاحب نه،ددوئ نه توقع ساتو چې ان شاءاللہ چې دغه کښې زمونږه خه برخه کیږی،هغه به کوی۔ورسره ورسره چې کوم پرائیویټ سکولونو باندې دوئ کومے پابندئ لګوی،نو هغه د نه لګوی ځکه چې یو پرائمری سکول کښې د یو

پکھی بندوبست نه وی او که تاسو په پرائیویټ سکولونو کښې اوګورئ نو په هغې کښې د دوه درے څلورو پکھو سهولت وی۔نو هم ماشومان ډیر په سهولت سره وی نو دغه زما یو څو ماتے ګوډے خبرے وے چې ما عرض کړے۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی۔ مسز رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔ مسز رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔ نہیں ہیں؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں جی، میں بالکل موجود ہوں لیکن میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ مجھے آپ بعد میں ٹائم دیجئے گا کیونکہ سچ بولنے میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ میری ابھی اتنی تیاری نہیں ہے۔ میں اپنی پوری تیاری کے ساتھ بات کرنا چاھتی ہوں تو میری التماس ہے آپ سے کہ مجھے بعد میں ٹائم دیجئے کیونکہ نگہت اورکزئی صاحبہ کو بھی (مداخلت) نہیں سر۔ ایسے ہو نہیں سکتا یہ Prerogative ہے سپیکر کا، ہر دفعہ عبدالاکبر، آپ اپنی کہتی نہ مچایا کریں چھوڑدیں جی یہ سپیکر صاحب کا Prerogative ہے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

Mrs. Riffat Akbar Swati:- Thank you, sir. Thank your, sir.

جناب سپیکر: نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: میں نے جی صبح ہی آپ سے Request کی تھی۔ کہ-----

جناب سپیکر: کہ آپ بجٹ پر نہیں بولیں گی؟

محترمہ نسرین خٹک: نہیں جی، میں بولوں گی ضرور But I start coughing in the middle۔

جناب سپیکر: اچھا۔

محترمہ نسرین خٹک: میں نے آپ کو صبح ہی Request کی تھی۔

جناب سپیکر: جناب حاجی جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: اعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔بسم الله الرحمن الرحیم۔شکریه جناب سپیکر صاحب، چې تاسو ماله په بجټ باندې د خبرو کولو موقع راکړه (عربی) وذنو بالقستاس اعستقیم۔جناب سپیکر!موجوده بجټ نه خو دعلاقے دپسماندګئ او نه دآبادئ په تناسب باندې او نه د Percentage coverage په حساب باندې جوړ شوے دے۔یو څو ورځے مخکښې ویزاعلیٰ صاحب په یو اخباری بیان کښې وئیلی وو چې 'انصاف کی فراہمی میں ہمارے ترازو میں بھول نہیں ہوگا' زه

دا تپوس کول غواړمه چې (عربی) بما تقولون مالا تفعلون۔تاسو هغه خبرے ولے کوئی چې هغه تاسو کوئی نه؟زما په خیال دے کښې دبجټ زیاته حصه هغه د وزیراعلیٰ صاحب دDirectives شکار شوې ده په هغه حلقو کښې چې کومو ته وزیر اعلیٰ صاحب دے تلے زما په خیال یو سکیم هم نه دے شوے۔زه دا تپوس کول غواړمه چې په دے بجټ کښې د سودی کاروبار دختمولو دپاره څه اقدامات شوی دی؟دتعلیم په مد کښې صرف47پرائمری سکولونو دقیام اعلان شوې دے۔چې په دے کښې په بونیر کښې صرف درے پرائمری سکولونه دی،مډل ته اپ گریډ کیدل دی او دوه مډل سکولونه ہائی ته اپ گریډ کیدل دی دا په208کښې،چې په ټوله صوبه کښې208پرائمری سکولونه،مډل ته ځی او200مډل سکولونه،ہائی ته ځی او200ہائی،ہائر سیکنډری ته ځی نو زما په خیال چې په دے کښې په بونیر کښې----

(قطع کلامی)

<u>جناب کاشف اعظم:</u> جناب سپیکر صاحب!بے ادبی معاف،خو دا حجره نه ده۔دے ټولو گپ شروع کړے دے۔تاسو ئے لږ منع کړئ جی دوئ خو ترینه حجره جوړه کړې ده۔

<u>جناب سپیکر:</u> *پلیز آرڈر، پلیز آرڈر۔ یہ بجٹ پر بحث ہو رہی ہے اور یہ بہت ہی اہم Topic ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ معزز اراکین صوبائی اسمبلی کی بجٹ تجاویز کا نوٹس نہیں لیں گے، آپ اطمینان سے نہیں سنیں گے تو میرے خیال میں یہ زیادتی ہو گی۔*

<u>جناب جمشید خان:</u> شکریه ،جناب سپیکر!نو دا دوئ چې کوم مونږه له درے پرائمری سکولونه یا دوه مډل سکولونه راکړی دی نو مونږه خو درے کسان یو په هغه ضلع کښې نو تاسو ټهیک ده،دفراخ دلئ نه به کار واخلئ،زما خو ستاسو په فراخ دلئ باندې یقین دے خو چې مونږ به د دې تقسیم څنگه کوؤ؟د دې په تقسیم باندې مونږ نه پوهیږو۔دصحت په باره کښې څه داسې خاص دغه نشته دے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا به داسې چل اوکړو چې واپس به ئے کړو نو زمونږه به پرے کور کښې جهګړا نه راځی۔

جناب جمشید خان: زه به پرے ډیر خوشحاله یمه۔زه به پرے ډیر خوشحاله یمه۔دعام خلقو دریلیف دپاره پکښې هیڅ خبره هم نشته دے چې هغوې ته معاشی یا معاشرتی انصاف مالاؤ شی۔جناب سپیکر!دبیمار صنعتونو او د بندو کارخانو دچالو کولو دپاره پکښې هم څه پروګرام نشته۔نوے دوه صنعتی بستی دپاره دقیام اعلان شوې دے ،دهغې نه به ښه دا وه چې دا زاړه صنعتی یونټونه چې دی،چې دا بحال شوې وے نو دا به ډیره ښه خبره وه۔جناب سپیکر!موجوده اسمبلی دذاتی کور د اسلحے او د موټرکار دپاره د ټیکس معافئ قرارداد متفقه طور باندې منظور کړے وو،دهغې په باره کښې هډو څه ذکر هم نشته دے په دے بجټ کښې۔دابجټ جناب سپیکر،یوڅو ضلعو د ترقئ دپاره دے او دعامو پسمانده علاقو د ترقئ دپاره پکښې هیڅ هم نشته دے او د فنډ تقسیم ډیر په غیر منصفانه بنیاد باندې شوې دے۔زه به جنا ب سپیکر دخپلے حلقے ،پی۔ایف۔77ذکر اوکړمه چې زما په حلقه کښې پکښې یو روډ هم شامل شوې نه دے۔دصحت په حواله باندې پکښې یوBHUیاRHC یا سول هسپتال Type .'D' یو هم نه دے شامل شوې۔ټهیک ده د ضلعے هیډ کوارټر هسپتال د ټهیک کولو اعلان پکښې شته خو دلرو پرتو پاتو علاقو دپاره هیڅ هم پکښې نشته دے۔دآبپاشئ په سیکټر کښې21ملین روپئ ایښودے شوې دی،په دے کښې نه دزړو سکیمونو دبحالئ اعلان شوې دے او نه پکښې د یو نوی ټیوب ویل اعلا ن شوې دے۔جناب سپیکر!زما په حلقه کښې په کوګا کښې د نیفلین سائنایټ یو وسیع ذخائرموجود دی که هغه مونږ بروئے کار راولو نو زما په خیال په هغې باندې یواځے دا نه چې زما دحلقے بلکه دټول بونیر اودصوبے ترقی پرے کیدے شی۔جناب سپیکر!په نوی ترقیاتی پروګرام کښې کوهاټ،سوات او ډی آئی خان کښې دRehabilitation سینټرو دقیام اعلان شوې دے او په مردان او دیرلوئر او هری پور کښې دDrug Addicts سنټر د قیام اعلان شوې دے ،اګرچې زما په حلقه کښېRehabilitation centre دمخکښې نه هم موجود دې،هغه ختم کړے شوې دے او دغسې یوDrug Abuse Centre دے ،هغې له هم څه پیسے نه دی

ور کړے شوے۔جناب سپیکر!پیهور ہائی لیول کینال هم زما د حلقے نه تیریږی،که هغې دپاره دوٸ دلفټ ایریگیشن سکیمونو بندوبست کړے وے نو وسیع وعریض علاقه به داوبو دلاندې راغلې وه۔جناب سپیکر!زما په حلقه کښې د افغان مهاجرینو یو کیمپ د1983ءنه جوړ دے چې دهغې په وجه باندې جنگلات هم تباه شواو په معاشیاتو باندې ډیر خراب اثر غورزیدلے دے۔یو اے ډی پی پروگرام هم هلته نه دے شوې۔نه یو سړک په دغه کښې جوړ شوې دے۔جناب سپیکر!داخبره مونږ آورو چې دا بجټ چې دے،دا بی بی یا ډی ډی دے،یا بونیر بنوں دے،یا ډیره اسماعیل خان،دیر دے،دبونیر په حواله باندې خو تاسو اولیدل چې څه پکښې نشته او دډی آئی خان او د دیر متعلق خوزه څه وئیلے نه شم۔زما په خیال چې زما دحلقے پکښې یو سکیم نشته،زه احتجاجاً واک آوټ کوم۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن نے احتجاجاًواک آؤٹ کیا)

جناب سپیکر: څه او شو۔

جناب اسراراللہ خان: زه جی دوئ سره یوم یکجهتی مناووم۔

جناب سپیکر: اسرارالله خان گنډا پور صاحب!ډیر ښه،تقریر دے کړےدے او ډیرو ممبرانو،معزز اراکینو اوریدلے دے۔اوس کښینه،ددوئ تجاویز خو هم واوره کنه۔

جناب اسراراللہ خان: ماته؟ جی اجازت راکړه،زه ستړے۔۔۔

جناب سپیکر: ماته پته ده چې ستړے شوے ئیے۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب جمشید خان کولے آئیں۔

جناب سپیکر: موصوف کولے کرآئیں۔

جناب امیر رحمان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب۔Absent ہیں۔

جناب عامر رحمان: سپیکر صاحب!زه وایم چې تاسو رضا یئ،که تاسو هم خفه یئ؟ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عالمزیب عمرزئی صاحب۔Absent ہیں۔عتیق الرحمان صاحبAbsent ہیں۔قاضی محمد اسد خان۔

قاضی محمد اسد خان: شکریہ مسٹر سپیکر۔میں دو تین گزارشات بجٹ کے حوالے سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: بسم اللہ اوو ایہ۔

قاضی محمد اسد خان: میں نے دل میں پڑھ لی ہے۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر: جی قاضی محمد اسد خان صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے جو میرے دو تین فیلوز ممبرز نے بات کی ہے کہ جب بجٹ کا اعلان ہوا اور وہ سارے شیڈول جو تقریباً گوئی آدھ من کی کتابیں او کاغذ تھے، انکو ہم اٹھا کر اپنے کمروں تک لے گئے اور جب میں نے بڑی خوشی سے اسے کھولا تو حلقہ پی ایف 50 جو کہ ہری پور کا Main حلقہ ہے۔ہری پور شہر اس میں آتا ہے اور اسکا نمائندہ میں ہوں، جسکو ہری پور کا دل بھی کہا جاسکتا ہے، اے ڈی پی میں باقی تینوں ہری پور کے صوبائی حلقوں کا بھرپور ذکر ہے لیکن حلقہ پی ایف۔50، جہاں پہ میں سمجھتا ہوں، مجلس عمل کی ایک Constituent party 'جماعت اسلامی' کا ایک بہت اچھا یونٹ کام کرتا ہے، اس حلقے کے لئے ایک سکیم بھی نہیں رکھی گئی، فقط ایک سکیم بھی نہیں رکھی گئی (تالیاں) اور میں آج چاہتا ہوں کہ وہاں سے شیم کی آوازیں آئیں نہ کہ تالیاں بجائی جائیں۔

(آوازیں شیم، شیم)

قاضی محمد اسد خان: اور اسکی واحد وجہ جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! یہ ہے کہ 29 اپریل کو وزیر اعلیٰ صاحب ہری پور اور ایبٹ آباد کے دورے پر تھے تو میں نے اپنی پارٹی پالیسی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ صاحب کو اپنے حلقے میں مدعو نہیں کیا، میں ان کے جلسے میں نہیں گیا او اسکا مجھے خمیازہ یہ بھگتنا پڑا کہ جو ڈیمانڈز میں نے لکھ کر دیئے اور جن کی بار بار یاددہانی بھی میں نے کرائی، ان میں سے ایک ڈیمانڈ کو بھی زیر غور نہیں لایا گیا۔کیا میرے حلقے میں بلیک ٹاپ روڈز کی ضرورت نہیں ہے؟ پانی پینے کے ٹیوب ویل کی ضرورت نہیں ہے؟ سکولوں کی اپ گریڈیشن

کی ضرورت نہیں ہے میں دیکھ رہاہوں کہ ہری پور کے باقی تمام حلقوں میں کام ہورہاہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجلس عمل کے وزیر فنانس کی جو پہلی تقریر تھی کہ ہم اپوزیشن کو دیوار کے ساتھ نہیں لگائیں گے،اسکی کچھ نہ کچھ دھجیاں بکھری ہوئی ہمیں آج نظر آرہی ہیں،جو ہوا میں اڑ رہی ہیں۔جناب سپیکر! شیڈول میں پولیس کے لئے، سمجھ نہیں آتی یہ چھبیس کروڑ رکھے گئے ہیں یا2.6ارب روپے رکھے گئے ہیں؟کیونکہ 'Commas' کے ساتھ صفر اسطرح لگائے گئے ہیں کہ ہمیں Decimal کے ساتھ تو سمجھ آجاتی ہے۔لیکن 'Comma' کے ساتھ اس کی رقم سمجھ نہیں آرہی ہے۔ لیکن میں اس پر ایک بڑی اہم اور ضروری بات سینیئر وزیر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہونگااور تمام اسمبلی کے نوٹس میں بھی کہ پولیس کابنیادی کام قانون کی بالادستی قائم کرناہوتاہے لوگوں کی عزت نفس کادفاع کرناہوتاہے،سفید پوش کی سفید پوشی کو بچاناہوتاہے،نہ کہ جب پولیس ملزمان کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے تو وہ چادر اور چاردیواری کے جتنے بھی قوانین ہیں اور ہماری تہذیب میں جتنے اسکے اصول ہیں،انکو پامال کرے۔میں سینیئر وزیر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہونگا کہ پچھلی سوموار کو ہری پور شہر میں ایک چوری کی Raid کے دوران محلہ آصف آباد میں ایک عابد نامی لڑکے کے نانا کے گھر پر چھاپہ مارا گیا، سرچ وارنٹ تھا پولیس کے پاس نہ زنانہ پولیس تھی،وہ گھر میں گھس گئے،ایس ایچ او اور اے ایس پی صاحب اور ایک سب انسپکٹر صاحب انکے ساتھ تھے،انہوں نے خواتین کے چہروں پر۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: قاضی صاحب! بہت اچھا سٹارٹ لیا تھا،اس پہ میرے خیال میں آپ کٹ موشن میں بھی بول سکتے ہیں۔اگر آپ۔۔۔

(قطع کلامی)

قاضی محمد اسد خان: نہیں، میں ذرا مجھے جناب والا۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، کٹ موشن پر آپ بول سکتے ہیں۔

قاضی محمد اسد خان: کٹ موشن پر بولوں گا۔ مجھے بات ختم کر لینے دیں تاکہ میرے دل میں یہ بات نہ رہے کہ مجھے ایک سکیم بھی ڈیویلپمنٹ کی نہیں دی گئی اور بات بھی نہ سنی جائے تو پھر یہ بہت زیادتی ہو گی۔

جناب سپیکر: اچھا، اچھا۔

قاضی محمد اسد خان: کہ انہوں نے ایک ایسی خاتون، میری بہن، وہاں اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی اور پولیس نے کہا کہ آپ اپنے منہ سے چادر ہٹائیں کہ کہیں آپ عابد تو نہیں لیٹے ہوئے اور انہوں نے انکا پردہ ہٹایا اور عابد انہیں وہاں سے نہیں ملا۔ میں یہ ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ اس پورے واقعہ کی بھرپور تحقیق کروائی جائے اور اس اے ایس پی صاحب اور پولیس کے باقی متعلقہ جو لوگ ہیں، انکو قرار واقعی سزا دی جائے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! میں نے ڈیمانڈز میں یہ بھی دیکھا کہ 9 ملین روپے کی ایک رقم کچھ ڈیموں کی Feasibility کے لئے مختص کی گئی ہے، اس میں ایبٹ آباد کے مقام پر رجویہ ڈیم بھی ہے۔ میں ایبٹ آباد والوں میں گھرا ہوا ہوں لیکن میں ہری پور کے حقوق کی بات یہاں ضرور کروں گا کہ رجویہ ڈیم ایک Contentious issue ہے، جس پر ہمیں سردار ادریس صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی کہ ضلع ہری پور والوں کے ساتھ بیٹھ کر، مل کر اس پر بات کر کے اسکے اوپر کام کیا جائے گا لیکن اے ڈی پی میں اسکے لئے پیسے مختص کر دئے ہیں۔ میں یہاں وضاحت کر دوں کہ کسی قیمت پر ہم اپنے Water rights کو کسی کے حوالے نہیں ہونے دیں گے اور اگر آپ نے کوئی ڈیم بنانا ہے تو پھر اس میں آپ ہمارے ساتھ صلاح مشورہ کر کے اسکے بعد اسکے اوپر بات کریں۔ جناب سپیکر! متحدہ مجلس عمل کی ہمارے یہاں جو پچھلا سیشن ہوا تھا، یہاں پر کچھ مینارٹی کے ممبرز نے بھی بڑی تعریفیں کی تھیں اور آپ کو بڑا اچھا بھلا کہا گیا تھا، میں دیکھ رہا تھا کہ مشنری ایجوکیشن کے بجٹ کو بالکل ختم کر دیا گیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ 'مینارٹیز' کہ جن کے حقوق ہمارے دین میں بالکل واضح ہیں اور وہ مشنری ایجوکیشن جو ہے، وہ تعلیم ہے۔ تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی ایک بڑی اہم غلطی کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ تو اسکو بھی آپ اپنے ذہن میں رکھئے گا۔ اسکے علاوہ پہلے بات ہوئی تھی کہ آپ نے بجٹ چونکہ آپ کو رائلٹی ملتی ہے چھ ارب روپے کی اور آپ نے پندرہ روپے رکھ کر اپنا بجٹ بنایا ہے تو جتنی آپ نے سکیمز جن جن لوگوں کو دے دی ہیں اور جب آپ کو 9 ارب روپے کی Short fall آئے گی تو پھر آپ ان میں سے کونسی سکیمز کو Curtail کریں گے؟ آپ ان میں

سے کس Priority کے Base پر سکیمز کو کاٹیں گے ؟ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ عبدلا کبر خان نے جو مڑ مڑ کر آپ کو دیکھا ہے تو شاید ان کی اپنی تقریر کا ٹائم آگیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں قاضی صاحب، ٹائم ختم ہو گیا ہے اس لئے بس آپ Conclude کریں۔

قاضی محمد اسد خان: میں آپکا بہت مشکور ہوں۔ جی بس اب میں اس پر ختم کرتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you very much.

جناب فیلکس انو سینٹ: میں اپنے دوست کا شکور ہوں کہ انہوں نے ایک پوائنٹ مینارٹی کے حوالے سے اٹھایا۔

جناب سپیکر: بجٹ پر آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

جناب فیلکس انو سینٹ: بجٹ پر ؟ جی ہاں۔ یہ مینارٹی کی جو بات ہوئی مشنری ایجوکیشن سنٹر پہ تو میں ان کو یہ بتا نا چاہونگا کہ یہ فنڈ ہم نے ٹرانسفر کیا ہے Graveyard کے لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ Construction of graveyard and purchase of land اس میں شامل کیا گیا ہے (مداخلت) ایک منٹ میں بات کر رہا ہوں۔ تو بات یہ ہے کہ یہ ہماری مرضی ہے کہ ہم اپنے فنڈز کو کہاں پر Use کریں اور میرے خیال میں ہمیں اس سائیڈ پر چاہیئے تھا، اس لئے ہم نے خود یہ ڈیمانڈ کی تھی۔

(تالیاں)

قاضی محمد اسد خان: اگر Minorities کے نمائندے اس بات پر اختلاف نہیں رکھتے تو مجھے اس پر خوشی ہے کہ آپ اپنی صوبائی حکومت کو سپورٹ کر رہے ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپکا نمبر تو، جب میں نے اپ کو بلایا تو آپ Absent تھے۔ نہیں، آپکی باری ختم ہو گئی ہے۔

Shahzada Muhammad Gustasip Khan (Opposition leader):- I have requested you that I will speak day after tomorrow Inshaallah, After Abdul Akbar Khan.

تو اس بارے میں سر Minorities کے بارے میں تھوڑی سی بات ہے۔ It was a very good suggestion given by Qazy Sahib. Minority's کے حقوق کے سلسلے میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بجٹ پہ تقریر کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف: نہیں، تقریر نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: تو جب آپ تقریر کریں گے، تو مطلب ہے اس وقت آپ سب کچھ بول سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: میں ان کی تقریر کو Supplement کر رہا ہوں، ان کی معاونت کر رہا ہوں کہ حکومت کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اگر Graveyard کے لئے بھی فنڈز دے دیں مینار ٹیز کو، اور ایجوکیشن سیکٹر میں جو ان کا حق تھا، وہ بھی ان کو دے دے۔

جناب سپیکر: بہت ہی معقول تجویز ہے، شہزادہ صاحب۔

جناب مظفر سید: شہزادہ صاحب مینار ٹیز کی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: مختیار علی خان! آپ بجٹ پر تقریر کرنا نہیں چاہتے تو ٹھیک ہے۔

The sitting is adjourned till 9:30 a.m. Tomorrow morning

---

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 20 جون 2003ء ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)